عربی عبارت پر صحیح اعراب پڑھنے اور ترکیبِ نحوی سیکھنے کے لیے جدید عمدہ کتاب

آپ ترکیبِ نحوی کیسے کریں

حسین احمد ہردواری
مدرس دارالعلوم دیوبند

مکتبۃ الاطہر دیوبند

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

علم نحو کلام میں ایسا ہے جیسا کہ نمک طعام میں

آپ ترکیبِ نحوی کیسے کریں

اس کتاب کا بغور مطالعہ کرنے سے ترکیبِ نحوی کرنا اور عبارت پر صحیح اعراب پڑھنا آسان ہو جائے گا، انشاء اللہ۔

...... از ......

مولانا حسین احمد صاحب ہردواری

مدرس دار العلوم دیوبند

مکتبۃ الاطہر دیوبند

فہرست مضامین

عرض مؤلف: بموقعہ چھٹا ایڈیشن

حَامِداً وَمُصَلِّیاً وَمُسَلِّماً وَبَعْدُ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: تَعَلَّمُوا النَّحْوَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ۔ ''تم علم نحو کو اسی طرح سیکھو جیسے سنن اور فرائض کو سیکھتے ہو۔ ایوب سختیانی فرماتے ہیں: تَعَلَّمُوا النَّحْوَ فَإِنَّهُ جَمَالٌ لِلْوَضِيْعِ وتركهٗ هُجنةٌ للشريف۔ ''تم علم نحو سیکھو کیوں کہ یہ رذیل آدمی کے لئے بھی باعثِ جمال ہے، اور شریف آدمی کا اس سے کورا رہ جانا باعث عیب ہے۔

عزیز طلبہ! علم نحو علوم آلیہ میں سے ہے، اگر علم نحو اور ترکیب نحوی میں کمزوری رہ گئی تو علم واستعداد میں گہرائی اور گیرائی، نیز تعمق وتبحر پیدا نہ ہو سکے گا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے! شعر

خشتِ اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می شود دیوار کج!

اسی احساس کے تحت یہ چند اوراق لکھدیئے گئے تا کہ طلبۂ عزیز کو کسی نہ کسی درجہ میں نحوی ترکیب سے کچھ مناسبت پیدا ہو جائے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبۂ عزیز کے لیے نفع بخش بنائیں گے۔ والسلام

حسین احمد قاسمی ہردواری

۲۰ر ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ

مؤلف کی دیگر تالیفات

(۱) نجوم الحواشی شرح اصول الشاشی (۲) مشکل ترکیبوں کا حل مع قواعد ونکات

(۳) تدریس قرآن پارہ ۱۲، ۱۳ (۴) تدریس قرآن پارہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰،

(۵) درس نحو میر (اس میں نحو میر کے اصطلاحی الفاظ کی صحیح تعریفات کی گئی ہے، یہ طلبۂ عربی کے لیے بیحد مفید ہے)

(۶) قواعد الصرف وخاصیات الابواب (۷) مصطلحات النحو (عربی اردو)

الناشر مكتبة الاطهر ديوبند

جملہ اسمیہ کی ترکیبوں کی شناخت

یہ تو آپ صاحبان کو معلوم ہی ہے کہ جملہ کی اوّلاً دو قسمیں ہیں ۱ جملہ خبریہ ۲ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں ۱ جملہ اسمیہ ۲ جملہ فعلیہ، اور جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، اور اس کی دس قسمیں ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عقود، ندا، عرض، قسم، تعجب۔

ہدایت ۱: جس جملہ کی آپ ترکیب کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے آپ یہ غور کرلیں کہ یہ جملہ، جملہ خبریہ ہے یا جملہ انشائیہ، اگر انشائیہ ہے تو اس کی اقسام میں سے امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، ندا، قسم، تعجب کا تذکرہ آگے آرہا ہے، اور عقود وہ جملے ہیں جو بوقتِ معاملہ بولے جائیں، جیسے بعتُ، اشتریتُ (یہ اگرچہ ماضی کے صیغے ہیں مگر بوقتِ معاملہ انشاء کے لئے استعمال ہوتے ہیں) اور عرض وہ جملہ ہے جس میں نرمی کے ساتھ کسی چیز کی درخواست کی جائے جیسے اَلَا تَنزِلُ بِنا فَتُصِیبَ خَیرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ خیر حاصل کرو)

ترکیب: ہمزہ حرف استفہام لا تنزل فعل، ضمیر انت فاعل بِنا جار مجرور سے مل کر متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر عرض، فاء برائے جواب اس کے بعد اَنْ مقدر، تُصِیبَ خیرًا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جواب عرض، عرض اپنے جواب عرض سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا (جملہ انشائیہ اسمیہ بھی ہوتا ہے، اور فعلیہ بھی) اور اگر وہ جملہ جس کی آپ ترکیب کرنا چاہتے ہیں جملہ خبریہ ہے تو جملہ اسمیہ ہوگا یا جملہ فعلیہ۔

چنانچہ ملاحظہ ہو، جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے اَللّٰہُ غَفُوْرٌ، اس میں جزءِ ثانی اسم ہے اور الرحمٰنُ عَلَّمَ القُرْآنَ (رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی) اس میں جزءِ ثانی فعل ہے، واضح رہے کہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے، اور فعل صرف مسند ہوتا ہے نہ کہ مسند الیہ، اور حرف نہ مسند ہوتا اور نہ مسند الیہ۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرًا.

عزیز طلبہ! پہلے آپ حضرات جملہ اسمیہ کی ترکیبوں کی شناخت کرلیں اس کے بعد جملہ فعلیہ کی ترکیبوں کی شناخت کرائی جائے گی۔

عزیزان محترم: جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا، کہتے ہیں اور مبتدا مسند الیہ ہوتا ہے اور دوسرے جزء کو خبر کہتے ہیں اور خبر مسند ہوتی ہے، لہٰذا ترکیب اس طرح کریں گے الرحمٰنُ عَلَّمَ القرآنَ ، الرحمٰنُ مبتدا عَلَّمَ فعل، ضمیر اس کے اندر فاعل (ہو ضمیر مستتر) القرآنَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: اِیّاكَ نعبدُ اور زیدًا ضَرَبْتُ میں شروع لفظ اگرچہ اسم ہے مگر اس کو جملہ کا پہلا جزء نہیں کہا جائے گا کیونکہ پہلے جزء سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی اصلی جگہ میں ہو جب کہ اِیاكَ اور زیدًا اپنی اصلی جگہ میں نہیں ہیں بلکہ مفعول بہ مقدم ہیں اور مفعول بہ کا درجہ فعل و شبہ فعل کے بعد میں آنے کا ہے، اسی طرح عندی کتابٌ میں عندی شروع جزء نہیں ہے کیونکہ وہ خبر مقدم ہے، اور خبر کا حق مبتدا، سے مؤخر ہونے کا ہے، اسی طرح جملہ اسمیہ و فعلیہ کے شروع میں اگر حرف ہو تو اس کا بھی کوئی اعتبار نہ ہوگا، لہٰذا ما قائمٌ زیدٌ جملہ اسمیہ ہے اور سیقُولُ السفہاءُ جملہ فعلیہ ہے، ما اور سین کا کوئی اعتبار نہ ہوگا، لفظ ما کو ترکیب میں نافیہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے گا اور سین کے بارے میں کہا جائے گا سین

برائے استقبال قریب۔

نوٹ: عزیز من! جب آپ کسی جملہ کی ترکیب کرنا چاہیں تو ہر لفظ کے بارے میں یہ غور کرلیں کہ اس کا تعلق مابعد سے ہے یا ماقبل سے، چنانچہ اگر اس کا تعلق مابعد سے ہے تو وہ اپنے مابعد سے مل کر ماقبل کا ترکیبی جز بنے گا، مثلاً عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاءِ العظیمِ الذی الخ میں عَنْ حرفِ جار ہے لیکن النَّبَاء کو فوراً مجرور نہیں بنایا جائے گا بلکہ وہ اوّلاً موصوف بنے گا اور پھر اپنی صفات سے مل کر مجرور بنے گا، اسی طرح الذی هم فیه مختلفون میں الذی ماقبل کی صفت ہے مگر پہلے اس کو صلہ چاہئے، پھر موصول مع جملہ کے ماقبل کی صفت بنے گا، اس طرح غور وفکر کرنے سے آپ بہت جلد ترکیب کرنا سیکھ لیں گے۔

نحویاں رامغز باید چوں شہاں صرفیاں رامغز باید چوں سگاں

عزیز طلبہ! مبتدا وخبر سے متعلق آپ حضرات چند قواعد ذہن نشین کرلیں، یہ قواعد انشاء اللہ العزیز بہت سے مواقع میں کام آئیں گے۔

قاعدہ ۱: مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور کل مرفوعات یہ ہیں: مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، ما ولا مشابہ بلیس کا اسم، لا نفی جنس کی خبر، افعال ناقصہ کا اسم۔

الحاصل! مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں، اور علامت رفع تین ہیں: ضمہ، واؤ، الف۔

ضمہ: اسم متمکن کی آٹھ اقسام میں آئے گا یعنی حالت رفعی میں، (اسم متمکن کی سولہ اقسام آخر میں مذکور ہیں)

۱ مفرد منصرف صحیح میں جیسے زیدٌ عالمٌ ۲ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح میں جیسے اَلدَّلْوُ حَسَنٌ (ڈول اچھا ہے) ۳ جمع مکسّر منصرف میں جیسے الرجالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النساءِ (مرد حاکم ہیں عورتوں پر) الرجالُ مبتدا،

قوّامونَ علی النساءِ خبر۔ ۴ جمع مؤنث سالم میں جیسے المسلماتُ الصالحاتُ یدخُلْنَ فی الجنة (صالح مسلمان عورتیں جنت میں جائیں گی) ۵ غیر منصرف میں جیسے احمدُ یجتھدُ فی الدرس۔

واضح رہے کہ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے، البتہ ضرورتِ شعری وغیرہ کی وجہ سے غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین آسکتے ہیں، نیز غیر منصرف پر الف لام بھی نہیں آتا۔ اگر غیر منصرف پر الْ داخل ہو جائے یا وہ مضاف بنے تو حالت جری میں اس پر کسرہ آسکتا ہے جیسے ذھبتُ الی المساجدِ، صلَّیتُ فی مساجدِ المدینةِ ۶ اسم مقصور میں ۷ غیر جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم میں۔ ۸ اسم منقوص میں، اور ان تینوں قسموں میں ضمہ تقدیری ہوگا جیسے بُشریٰ لکم (تمہارے لئے خوشخبری ہے) غلامِی فی المسجد (میرا غلام مسجد میں ہے) القاضِیْ یحکمُ بالعدل (قاضی صاحب انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں) (بُشریٰ اور غلامی اور القاضی پر ضمہ تقدیری ہے) ان تمام مثالوں میں مبتدا، وخبر کی ترکیب ہوگی۔

اسم متمکن کی پانچ اقسام میں رفع واؤ کی شکل میں ہوگا

۱ اسماء ستہ مکبرہ میں یعنی ابٌ، اخٌ، حمٌ (دیور)، ھنٌ (شرمگاہ)، فمٌ اور ذو میں جبکہ ذو اسم جنس کی طرف مضاف ہو، جیسے ابوكَ عالمٌ (تیرے والد عالم ہیں) اسماء ستہ مکبرہ ترکیب میں مضاف بنیں گے اور مابعد مضاف الیہ ۲ جمع مذکر سالم میں جیسے المسلمونَ یدخلون الجنَّةَ، المسلمون مبتدا یدخلونَ فعل ضمیر واؤ فاعل الجنّة مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ۳ اُولو میں جیسے فی السوقِ اولو مالٍ (بازار میں مال والے لوگ ہیں) فی السوق متعلق موجودونَ کے ہو کر خبر مقدم اولو مال مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مؤخر۔

۴ عشرون تا تسعون میں جیسے فی الدار عشرون رجلاً (گھر میں بیس مرد ہیں) ۵ جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم میں اور اس قسم میں واؤ تقدیری ہوگا جیسے فی بیتی مسلمِیَّ (میرے گھر میں میرے بہت سے مسلمان بھائی ہیں)

اسم متمکن کی تین اقسام میں رفع الف کی شکل میں ہوگا

۱ تثنیہ میں ۲ کلا و کلتا میں جیسے الرجلان کلاهمافی المسجد (وہ دونوں کے دونوں مرد مسجد میں ہیں) الرجلان موکد کلاهما مرکب اضافی ہوکر تاکید، موکد اپنی تاکید سے مل کر مبتدا، فی المسجد موجودان کے متعلق ہوکر خبر۔ ۳ اثنان واثنتان میں جیسے فی البیتِ امرأتانِ اثنتانِ (گھر میں دو عورتیں ہیں) فی البیت متعلق مَوْجُودانِ کے ہوکر خبر مقدم اور ما بعد مرکب توصیفی ہوکر مبتدا مؤخر۔

فائدہ: کلا وکلتا ترکیب میں تاکید بنتے ہیں اور کبھی مبتدا بھی بنتے ہیں جیسے زیدٌ وعمروٌ کلاهما قائمان (اعراب القرآن) اور اگر کلا وکلتا کی اضافت بجائے ضمیر کے اسم ظاہر کی طرف ہو تو پھر تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ اس وقت یہ اسم مقصور ہوں گے جیسے کلتا الجنتین آتت اکلها (پ۱۵) کلتا الجنتین مرکب اضافی ہوکر مبتدا اور ما بعد خبر، اور اثنان واثنتان مبتدا، خبر، فاعل وغیرہ سب کچھ بنتے ہیں۔ (اعراب القرآن)

نوٹ: اگر کوئی اسم مبنی ہو اور وہ مبتدا بن رہا ہو تو اس پر اعراب محلًا آتا ہے اور اعراب محلی کا مطلب یہ ہے کہ اگر مبنی کی جگہ معرب آتا تو اس پر اعراب لفظاً یا تقدیراً آجاتا، لہٰذا هذا ابوك میں هذا مبتدا پر اعراب محلًا ہے۔

تنبیہ: جب آپ کو یہ معلوم ہوگیا کہ علامتِ رفع تین ہیں ضمہ، واؤ، الف، تو اب آپ مبتدا یا دیگر مرفوعات پر ہر جگہ اس طرح کا (ُ) رفع تلاش نہ کریں، بلکہ رفع کبھی ضمہ کی شکل میں ہوگا اور کبھی واؤ کی شکل میں اور کبھی الف کی

شکل میں۔

قاعدہ ۲: مبتدا ہمیشہ اسم ہوگا خواہ اسم صریح ہو جیسے زیدٌ عالمٌ یا اسم تاویلی ہو جیسے اَنْ تَصُومُوا خیرٌ لکم یہاں تصوموا فعل مضارع بوجہ اَن مصدریہ اسم کی تاویل میں ہے ای صیامُکم اور خبر کبھی اسم ہوتی ہے جیسے زیدٌ عالمٌ میں عالمٌ، اور کبھی فعل ہوتی ہے جیسے الرحمٰن عَلَّمَ القرآنَ میں عَلَّمَ

قاعدہ ۳: اگر خبر مشتق ہو یا مشتق کے حکم میں ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں مبتدا کے ساتھ مطابقت کا ہونا ضروری ہے، یعنی جیسا مبتدا ہوگا ایسی ہی اس کی خبر ہوگی، اور اگر خبر اسم تفضیل مستعمل بمن ہو تو اس کا ہمیشہ واحد مذکر ہونا ہی ضروری ہے خواہ مبتدا واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو، مذکر ہو یا مؤنث، جیسے الهنداتُ افضَلُ من عمرٍو اور اگر خبر غیر مشتق ہو تو مطابقت ضروری نہیں ہے جیسے الکلمةُ لفظٌ مثالیں، زیدٌ عالمٌ (مبتدا و خبر دونوں واحد ہیں اور مذکر ہیں) الرجلان یقرءان القرآنَ ، النجمُ والشجرُ یسجدانِ (مبتدا و خبر دونوں تثنیہ ہیں) اولئك هم المفلحون (دونوں جمع ہیں) تلك اُمَّةٌ (مبتدا و خبر دونوں مؤنث ہیں)

قاعدہ ۴: مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے جیسے ذٰلك الفوزُ العظیمُ اگر مبتدا نکرہ ہو تو اس میں چند طریقوں سے تخصیص کر لی جاتی ہے مثلاً کبھی نکرہ کی صفت لا کر تخصیص کرتے ہیں جیسے وَلَعَبْدٌ مومنٌ خیرٌ مِنْ مشركٍ (بے شک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے) لفظ عبدٌ مومن اور غیر مومن دونوں کو شامل تھا تو مومنٌ کی قید سے تخصیص ہوگئی اور تخصیص نام ہے کسی چیز میں شرکت کا کم کرنا، اسی طرح قولٌ معروفٌ ومغفرةٌ خیرٌ مِن صدقةٍ یتبعُها اذًى (پ۳) ہے۔

اور کبھی تخصیص، نکرہ کے حرف نفی و حرفِ استفہام کے بعد آنے کی وجہ سے

ہوتی ہے، جیسے ما احَدٌ خیرٌ منك (آپ سے بہتر کوئی نہیں ہے) اَرجلٌ فی الدار اَمْ امرأةٌ، اور کبھی تنوین تعظیم وتحقیر کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوتی ہے، جیسے وَیلٌ للمطففین ای ویلٌ عظیمٌ للمطففین، قلوبٌ یومئذٍ واجفةٌ (تنوین برائے تخصیص یا تعظیم ہے)، رجلٌ جاءَنی (معمولی درجہ کا آدمی میرے پاس آیا، تنوین برائے تحقیر ہے) اور کبھی خبر کو مقدم کرنے کی وجہ سے مبتدا میں تخصیص پیدا ہوتی ہے، جیسے فی الدار رجلٌ (مزید تفصیل در مشکل ترکیبوں کا حل)

نوٹ: مبتدا اگر دعا یا بد دعا کے لئے ہو تو اس کا نکرہ ہونا بھی صحیح ہے، جیسے سلامٌ علیکم۔

ہدایت ۲: مبتدا چونکہ معرفہ ہوتا ہے لہٰذا مبتدا، معرفہ کی اقسام میں سے کسی بھی قسم کی شکل میں ہو سکتا ہے، مثلاً مبتدا ضمیر ہو، علم ہو، اسم اشارہ ہو، اسم موصول ہو، معرف باللام ہو، مرکب اضافی ہو (معرفہ کی ایک قسم ہے معرفہ بندا مثلاً یا رجلُ ، یا زیدُ مگر یہ مبتدا نہ ہوگا)

(۱) مبتدا ضمیر کی شکل میں ہو جیسے انا ربُکم ، انا مبتدا ربکم مرکب اضافی ہو کر خبر، ھو اللّٰہُ احدٌ ، ھو مبتدا اللّٰہ مبتدا ثانی احدٌ خبر، ضمیر مرفوع منفصل ہی مبتدا بن سکتی ہے نہ کہ ضمیر مرفوع متصل، نہ ضمیر منصوب متصل، نہ ضمیر منصوب منفصل، نہ ضمیر مجرور متصل (ان سب کی تعریفات مصطلحات النحو میں ہیں)

ضمیر مرفوع منفصل یہ ہیں انا ، نَحن ، اَنْتَ ، اَنْتما ، اَنْتُمْ ، اَنْتِ ، اَنْتما ، اَنْتنَّ ، ھو ، ھما ، ھُم ، ھی ، ھما ، ھُنَّ .

نوٹ: ضمیر نہ موصوف بنتی ہے اور نہ صفت۔

نوٹ: ضمیر مرفوع متصل ترکیب میں فاعل بنتی ہے جیسے ضربتُ میں تُ، اور ضمیر مرفوع منفصل بھی فاعل بن سکتی ہے، جیسے ماضربك الا انا.

(۲) مبتدا کبھی علَم ہوتا ہے جیسے زیدٌ عالمٌ.

(۳) مبتدا کبھی اسم اشارہ ہوتا ہے جیسے ذٰلك الكتابُ لا رَیْبَ فیه، وتلك الامثالُ نَضْرِبُها للناس.

ترکیب: ذٰلك اسم اشارہ الكتاب مشارٌ الیہ، اسم اشارہ اپنے مشارٌ الیہ سے مل کر مبتدا لَا رَیْبَ فیه، لا، نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر مبتدا کی خبر۔

نوٹ: اہل عرب مشارٌ الیہ کو بدل کہہ کر ترکیب کرتے ہیں۔

اسمارِ اشارات پانچ ہیں: ذا (برائے واحد مذکر) ذانِ، ذَیْنِ (برائے تثنیہ مذکر) تا، تی، تِهٖ، تِهی، ذِهْ، ذهی (برائے واحد مونث) تانِ، تَیْنِ (برائے تثنیہ مونث) اُولاءِ (برائے جمع مذکر ومونث) ان کے شروع میں اگر ہا، تنبیہ بڑھادیں تو اشارہ قریب کے لئے ہوگا جیسے ذا سے هٰذا، اور اگر آخر میں کاف خطابی بڑھادیں تو اشارہ بعید کے لئے ہوگا جیسے ذا سے ذٰلك

قاعدہ: اسم اشارہ تذکیروتانیث نیز واحد وتثنیہ وجمع ہونے میں اپنے مشار الیہ کے مطابق ہوگا، اور اگر مشار الیہ مرکب اضافی ہو تو اسم اشارہ بعد میں آئے گا جیسے کتابی هٰذا (میری یہ کتاب)

(۴) مبتدا کبھی اسم موصول ہوتا ہے جیسے والذین کفروا و كذَّبوا بآیاتنا اولٰئك اصحٰبُ النار

ترکیب: اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا اور اولٰئك الخ جملہ ہو کر خبر ہے۔ (اسم اشارہ کے آخر میں کَ، کُما، کُمْ وغیرہ مخاطب کے اعتبار سے لگتے ہیں نہ کہ مشار الیہ کے اعتبار سے)

اسمارِ موصولات یہ ہیں الذی (واحد مذکر) اَلَّذانِ الَّذَینِ (تثنیہ مذکر) الَّذِیْنَ (جمع مذکر) اَلَّتی (واحد مونث) اللتانِ اللتینِ (تثنیہ مونث) اَللَّاتی اَللَّواتی اَللَّائی (جمع مونث) مَنْ (برائے ذوی العقول) مَا

(برائے غیر ذوی العقول) اَیٌّ و اَیَّةٌ، ذو بمعنی الذی (در لغت بنی طے) اسم فاعل واسم مفعول پر داخل ہونے والا الف لام۔

فائدہ: اسم موصول کیلئے صلہ کا ہونا ضروری ہے اور صلہ وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو موصول کے ابہام کو دور کرے اور اس میں ایک عائد ہو (عموماً ضمیر) جو موصول کی طرف لوٹے اور کبھی اس ضمیر کو حذف بھی کردیتے ہیں۔

(۵) مبتدا کبھی معرف باللام ہوتا ہے، جیسے المسجدُ کبیرٌ.

(۶) مبتدا کبھی مرکب اضافی ہوتا ہے، جیسے مأوٰهم جهنّمُ (ان کا ٹھکانا جہنم ہے)

ترکیب: مأوٰهم مرکب اضافی ہوکر مبتدا، جَهَنَّمُ خبر۔

قاعدہ: تثنیہ وجمع اگر مضاف واقع ہوں تو بوقتِ اضافت نونِ تثنیہ وجمع ساقط ہوجاتے ہیں، جیسے مسلمُوا المدینةِ (شہر کے مسلمان لوگ) تلمیذَا المدرسةِ (مدرسہ کے دو طالب علم)

فائدہ: مضاف ومضاف الیہ کی علامت یہ ہے کہ اردو میں اس کا ترجمہ کرتے ہوئے کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نی، نے آتا ہے، جیسے غلامُ زیدٍ (زید کا غلام) کتابی (میری کتاب، اپنی کتاب)

قاعدہ: عربی میں پہلے مضاف آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔

قاعدہ: مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آتی، البتہ اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آجاتا ہے، جیسے الحسنُ الوجهِ قرآن میں ہے والمقیمی الصلوٰةِ اور اضافت لفظیہ کا مطلب یہ ہے کہ مضاف ایسا صیغۂ صفت ہو جس کی اضافت اس کے معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف ہورہی ہو، واضح رہے کہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

فائدہ: مبتدا کبھی مرکب توصیفی ہوتا ہے جیسے الرجلُ العالمُ قائمٌ

قاعدہ: مبتدا اگر غیر ذوی العقول کی جمع ہو تو چونکہ غیر ذوی العقول کی جمع واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے لہٰذا ایسے مبتدا کی خبر واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں ہوسکتی ہے، جیسے الایامُ مَضَتْ یا مَضَیْنَ ، اَللَّیالِی مَضَتْ یا مَضَیْنَ .

فائدہ: کبھی مبتدا، سے پہلے اِنْ ، مَا ، اِنَّما وغیرہ نظر آئیں گے مگر وہ ترکیب کا جز نہ ہوں گے بلکہ ترکیب اس طرح کریں گے جیسے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ العٰلَمِیْنَ .

ترکیب: اِنْ نافیہ اِلَّا اداۃ حصر اَجْرِیَ مرکب اضافی ہوکر مبتدا، علٰی رب العٰلمین متعلق ہوکر خبر، اسی طرح ہے ما اَنْتَ الا بَشَرٌ مِثْلُنا انت مبتدا بشرٌ مثلُنا مرکب توصیفی ہوکر خبر، مانافیہ اور اِلَّا اداۃِ حصر، اسی طرح ہے اِنَّما الحیٰوۃُ الدنیا لَعِبٌ ولَھْوٌ . اِنما کلمۂ حصر، باقی کلمات مبتدا، وخبر، اہل عرب اس طرح کہتے ہیں اِنَّما کافّہ ومکفوفہ الخ۔

خبر کی مختلف شکلیں

ہدایت ۱: خبر کبھی مفرد کلمہ ہوتی ہے جیسے ھذا رجلٌ اور کبھی فعل ماضی کا صیغہ ہوتی ہے جیسے الرحمٰنُ عَلَّمَ القرآنَ اور کبھی فعل مضارع ہوتی ہے جیسے الشیطٰنُ یَعِدُکم الفقرَ اور خبر کبھی بظاہر جارومجرور اور ظرف ہوتی ہے مگر وہ کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوکر ہے خبر بنے گی، جیسے الحمدُ للّٰہِ ربِّ العالمینَ ، واللّٰہُ مَعَکُمْ .

ترکیب: یہاں لِلّٰہ جار مجرور ثابتٌ کے متعلق ہوکر خبر ہے، عام طور سے جار مجرور ثابتٌ ، حاصِلٌ ، کائِنٌ ، موجودٌ کے متعلق ہوتے ہیں۔

فائدہ: جار مجرور یا ظرف کا عامل اگر مذکور ہو تو اس کو ظرف لغو کہتے ہیں جیسے یومنون بالغیب اور اگر عامل محذوف ہو تو اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں جیسے الحمدُ لِلّٰہ. (لِلّٰہ کا متعلق محذوف ہے) جار مجرور اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم مبالغہ، مصدر اور فعل کے متعلق ہوتا ہے۔

اور خبر کبھی لا ءِ نفی جنس مع اسم و خبر ہوتی ہے جیسے **ذٰلك الکتابُ لا ریبَ فیہ** وغیرہ، جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوگی جو مبتدا سے خبر کا ربط پیدا کرے گی۔

مندرجہ ذیل آیات کی ترکیب کرو

الحقُّ مِن ربِّك ، وَاللّٰہُ مُتِمُّ نورِہٖ ، وامرُہٗ الی اللّٰہ ، ذٰلك فضل اللّٰہ ، تلك حدودُ اللّٰہ ، ومن عادَ فاولٰئك اصحٰبُ النار، محمدٌ رسولُ اللّٰہ، وسلامٌ علی المرسلینَ، فاللّٰہُ خیرٌ حافظًا، وھو ارحم الراحمین .

ہدایت ۲: کبھی حسبِ استعمال خبر، مبتدا پر مقدم بھی ہوتی ہے جیسے ولِلّٰہِ خزائنُ السمٰوٰتِ والارضِ .

ترکیب: لِلّٰہِ جار مجرور سے مل کر متعلق ثابتةٌ کے ہو کر خبر مقدم اور مابعد مبتدا موخر، لَہُ الاسماءُ الحسنٰی، لہ متعلق ہو کر خبر مقدم، مابعد مبتدا موخر،

البتہ چار مقامات میں مبتدا ہی کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

(۱) مبتدا صدر کلام کو چاہتا ہو جیسے مَنْ ابُوك (مَنْ استفہامیہ صدر کلام کو چاہتا ہے، نیز شرط، قسم، تعجب، نفی اور لام ابتدا بھی صدر کلام کو چاہتے ہیں) (۲) مبتدا و خبر دونوں معرفہ ہوں اور تعینِ مبتدا پر کوئی قرینہ موجود نہ ہو جیسے زید المنطلقُ (۳) مبتدا و خبر اصل تخصیص میں برابر درجہ رکھتے ہوں جیسے افضلُ منّی افضلُ منك (یہاں مبتدا و خبر اصل تخصیص میں برابر ہیں نہ کہ مقدار تخصیص میں) (۴) مبتدا کی خبر فعل ہو جیسے زیدٌ قامَ (مشکل ترکیبوں کا حل: ص۱۳۲)

(چار مقامات میں تقدیم خبر ضروری ہے)

۱ خبر مفرد صدر کلام کی مقتضی ہو جیسے اَیْنَ زیدٌ (لفظ اَیْنَ کائِنٌ وغیرہ کا ظرف ہو کر خبر مقدم، اور مابعد مبتدا، موخر) ۲ مبتدا نکرہ ہو جیسے فی الدار رجلٌ ۳ مبتدا کے اندر ایک ضمیر ہو جو خبر کے کسی جزء کی طرف راجع ہو جیسے علی التمرةِ مثلُها زُبدًا، علی التمرة متعلق ہو کر خبر مقدم، مثلُها زبدًا ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا موخر۔ ۴ مبتدا اَنَّ مع اسم وخبر ہو جیسے عندی اَنّكَ قائمٌ

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کرو

اور یہ شناخت کرو کہ کس جملہ میں تقدیم مبتدا یا تقدیم خبر کی کونسی صورت ہے۔

ما اسمُكَ (آپ کا کیا نام ہے؟) الرحمٰنُ عَلَّمَ القرآنَ، زید العالمُ (زید عالم ہے) فی علمی اَنَّ محمدًا رسولُ اللّٰہ، عندی قلمٌ، ایَّان مرسٰھا

قاعدہ ۱: اگر خبر معرفہ ہو تو اس سے پہلے ضمیر فصل لانا بھی جائز ہے جیسے اولئك هم المفلحون (ہم ضمیر فصل ہے) اِنَّه هو الغفور الرحيم (ہو ضمیر فصل ہے) (ضمیر فصل کا دوسرا نام ضمیر عماد بھی ہے)

قاعدہ ۲: ایک مبتدا کی متعدد خبریں ہو سکتی ہیں، جیسے زیدٌ عالمٌ عاقلٌ، اولئك هم الكفرةُ الفجرةُ، هم ضمیر فصل، الكفرةُ خبر اول، الفجرةُ خبر ثانی۔

قاعدہ ۳: جب مبتدا میں شرط کے معنی پائے جائیں تو خبر پر فا لائی جاسکتی ہے، جیسے مَنْ عَمِلَ صالحًا فَلِنفسِه (جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے)

قاعدہ ۴: اگر کوئی لفظ بظاہر مونث ہو اور وہ کسی مذکر کا علم ہو تو اس کی خبر مذکر لائی جائے گی جیسے طلحةُ قائمٌ (طلحہ نامی شخص کھڑا ہے)

(حذفِ مبتدا وخبر)

بوقتِ قرینہ مبتدا وخبر کا حذف کرنا جائز ہے، مزید وضاحت در "مشکل ترکیبوں کا حل"۔

جملہ فعلیہ کی ترکیبوں کی شناخت

جملہ فعلیہ کی ترکیب سیکھنا کوئی دشوار نہیں ہے اس لئے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے صرف چند ہدایات پر آپ عمل کر لیں۔

ہدایت ۱: فعل کی شناخت تو آپ کو ہے ہی، یعنی فعل چار طرح کے ہوتے ہیں: فعل ماضی، فعل مضارع، فعل امر، فعل نہی، اِس وقت مجھے فعل ماضی وغیرہ کی اقسام اور تعریفات اور ان کی علامات بیان کرنا مقصود نہیں ہے اس کے لئے تو آپ احقر کی کتاب قواعد الصرف کا مطالعہ فرمائیں، اس وقت مجھے صرف کچھ ترکیبی اشارات پر روشنی ڈالنی ہے، آپ صرف اتنا یاد رکھیں کہ فعل ماضی کے صیغے مختلف شکل کے ہوتے ہیں یعنی جیسا باب ہوگا ایسے ہی اس کے صیغے بنیں گے مثلاً باب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، فَتَحَ کی ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہوگی اور پھر اس کی گردان سے مختلف صیغے بنیں گے، مثلاً فَعَلَ ، فَعَلَا ، فَعَلُوا ، فَعَلَتْ، فَعَلَتَا فَعَلْنَ فَعَلْتَ الخ اور باب سَمِعَ ، حَسِبَ ، فَضِلَ کی ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہوگی، اور باب کَرُمَ اور باب کَادَ کی ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہوگی اور باب افعال کی ماضی اَفْعَلَ مثل اَسْلَمَ کے وزن پر ہوگی اور باب تفعیل کی ماضی فَعَّلَ مثل عَلَّمَ کے وزن پر ہوگی علیٰ ھٰذا القیاس۔

اب اگر ماضی کے شروع میں لفظ قَدْ ہو تو ماضی قریب کہلائے گی اور اگر لفظ کَانَ ہو تو ماضی بعید کہلائے گی اور اگر کَانَ بجائے ماضی پر داخل ہونے کے مضارع کے شروع میں داخل ہو تو ماضی استمراری بن جائے گی اور اگر ماضی پر لفظ

لَعَلَّمَا داخل ہو تو ماضی احتمالی بن جائے گی اور اگر ماضی پر لفظ لَیْتَمَا داخل ہو تو ماضی تمنائی بن جائے گی، جیسے قد قَرَءَ اس نے پڑھا ہے، کانَ قرءَ اس نے پڑھا تھا، کانَ یقرءُ وہ پڑھتا تھا، لعلَما قرءَ شاید کہ اس نے پڑھا ہوگا لیتما قرءَ کیا اچھا ہوتا کہ وہ پڑھتا، اور اگر ماضی کے شروع میں مذکورہ الفاظ میں سے کوئی نہ ہو تو وہ ماضی مطلق ہوگی۔

فائدہ: صیغوں میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ کانَ میں بھی تبدیلی ہوتی رہے گی یعنی صیغۂ واحد کے لئے کان اور تثنیہ کے لئے کانا اور جمع کے لئے کانوا علیٰ ھٰذا القیاس۔

فائدہ: فعل مضارع کی شکلیں بھی اپنے باب کے اعتبار سے ہوں گی اور فعل مضارع کے شروع میں علامتِ مضارع (الف، تا، یا، نون، ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے) میں سے کوئی ایک علامت ضرور ہوگی جیسے اَنْصُرُ، یَضْرِبُ، تَسْمَعُ، نُسْلِمُ، یُعَلِّمُ وغیرہ

فائدہ: کبھی فعل مضارع کے شروع میں لام تاکید مفتوح اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ بھی لاتے ہیں، جیسے لَیَفْعَلَنَّ، نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے یعنی واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

ھدایت ۲: اگر فعل لازم ہو (خواہ ماضی ہو یا مضارع یا امر یا نہی) تو وہ فاعل پر پورا ہو کر مکمل جملہ ہو جائے گا جیسے قامَ زیدٌ (زید کھڑا ہوا) قامَ فعل زیدٌ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، ذَھَبَ زیدٌ الیٰ بیتہٖ (زید اپنے گھر گیا) ترکیب ظاہر ہے، اسی طرح نامَ زیدٌ ہے (زید سو گیا)

نوٹ: کبھی کبھی فعل لازم کا بھی مفعول بہ آجاتا ہے، جیسے اَنْ لاَ

يَدْخُلْنَهَا اليوم (اعراب القرآن) اور اگر فعل متعدی ہو تو پھر اس کو مفعول بہ کی بھی ضرورت پڑے گی جیسے ضَرَبَ زيدٌ عمرًا (زید نے عمر کو مارا) فعل متعدی ایسے بھی ہیں جن کو دو اور تین مفعول چاہئیں۔ (مشکل ترکیبوں کا حل: ص۱۱۲)

ترکیب: ضَرَبَ فعل زيدٌ فاعل عمرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اسی طرح ہے وَاَنْزَلَ التوراةَ والانجيلَ

فعل لازم و متعدی کی پہچان: فعل لازم کا ترجمہ کرتے ہوئے لفظِ وہ آتا ہے، بشرطیکہ اس کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو، جیسے ذَهَبَ (گیا وہ) قَامَ (کھڑا ہوا وہ) اور فعل متعدی کا ترجمہ کرتے ہوئے لفظ "اُس نے" آتا ہے، جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) قَرَءَ (اس نے پڑھا)

فائدہ: عام طور سے جملہ، فعل فاعل اور مفعول بہ اور متعلق وغیرہ سے مل کر پورا ہوجاتا ہے، جیسے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِم (پ۱) (اللہ نے ان کے دلوں پر بند لگادیا)

ترکیب: ختم فعل، باب ضرب، اللّٰه فاعل (کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں) علٰی حرف جر، قلوبهم مرکب اضافی ہو کر مجرور، پھر متعلق ختَمَ کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: اگر جملہ کو طویل بنانا مقصود ہو تو اس کے لئے مفعول بہ اور دیگر مفاعیل اور متعلقات اور حال و تمیز اور صفات وغیرہ کو ذکر کر دیا جاتا ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو، فاعل ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے خواہ اعراب بالحرکت ہو یا اعراب بالحرف، اور فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور جس پر وہ کام واقع ہو اس کو مفعول بہ کہتے ہیں اور تمام مفاعیل نیز حال اور تمیز سب منصوب ہوتے ہیں، اور جس زمان یا مکان میں وہ فعل واقع ہوا ہو اس کو مفعول فیہ کہتے ہیں، اور جس

کے ساتھ وہ فعل واقع ہو اس کو مفعول معہ کہتے ہیں یعنی مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوَ بمعنی مَع کے بعد واقع ہو معمولِ فعل کا مصاحب بن کر، اور جس وجہ یا غرض کی بنا ر پر وہ فعل واقع ہو اس کو مفعول لہ کہتے ہیں اور اگر مصدر اپنے فعل مذکور کے ہم معنی یا ہم لفظ ہو تو اس کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور اگر کوئی اسم یا جملہ فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت کو بیان کرے تو اس کو حال کہتے ہیں اور اگر کوئی اسم، اسم کے ابہام یا نسبت کے اجمال کو دور کرے تو وہ تمیز کہلاتا ہے، اور یہ سب کے سب منصوب ہوتے ہیں جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرًا فی الدار ضربًا تادیبًا قائمین یوم الجمعةِ ضَرَبَ (فعل) زیدٌ (فاعل) عمرًا (مفعول بہ) فی الدار (متعلق) ضربًا (مفعول مطلق) تادیبًا (مفعول لہ) قائمین (حال فاعل اور مفعول بہ دونوں سے) یومَ الجمعة (مفعول فیہ، ظرف زمان) اِشْتَعَلَ الرأسُ شَیبًا (الراسُ ممیّز، شیبًا تمیز) جاء اسجدُ والکتابَ (اسجد کتاب کے ساتھ آیا) واوَ بمعنی مَع اور الکتابَ مفعول معہ۔

فعل لازم ومتعدی کی ترکیب پہچانو

اَلَا بذکرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ القلوبُ ، اَتٰی امرُ اللّٰہِ فلا تستعجلُوہ ، اِذْھب الی فرعونَ، رَبِّ اشرح لی صدرِی ویسّر لی امرِی واحْلُلْ عُقدةً مِّن لِسانی یفقهُوا قولی.

فائدہ: مفعول مطلق کے عامل کو بوقت قرینہ حذف کرنا جائز ہے جیسے تم سفر سے آنے والے شخص سے کہو خَیْرَ مَقْدَمٍ (خوش آمدید) یہاں عامل محذوف ہے ای قدمتَ قدومًا خیر مقدم اور قرینہ آثارِ سفر ہے)

فائدہ: مفعول لہ کبھی مقدم بھی ہوتا ہے، جیسے مخافةَ الشرِ جِئتُك

فائدہ: مفعول مطلق اگر تاکید کے لئے ہو تو اس وقت اس کے فعل کو حذف کرنا جائز نہیں ہے۔

فائدہ: حال کے متعلق یہ یاد رہے کہ حال عموماً نکرہ محضہ اور ذوالحال (جس کی حالت بیان کی جائے) عموماً معرفہ یا نکرہ مخصصہ ہوتا ہے اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو ایسی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے جاءنی راکبًا رجلٌ (حال کو مقدم اس لئے کرتے ہیں تاکہ حالت نصبی میں ہونے کا احتمال نہ رہے، پھر طرداللباب تمام حالتوں کا ایک ہی حکم کردیا) اور اگر ذوالحال استفہام کے تحت ہو یا بذریعہ الاّ اس کی نفی ٹوٹ رہی ہو تو پھر حال کو مقدم کرنا ضروری نہیں ہے، جیسے هل اتاك رجلٌ راكبًا.

فائدہ: حال مفرد بھی ہوتا ہے جیسے جاءنی زیدٌ راکبًا اور جملہ بھی ہوتا ہے، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ، البتہ اتنا یاد رہے کہ اگر حال جملہ اسمیہ ہو تو ربط کے لئے واؤ حالیہ اور ضمیر یا صرف واؤ لاتے ہیں، جیسے جاءنی زید وھو راکبٌ ، کنتُ نبیًا وآدمُ بین الماء والطین اور صرف ضمیر پر اکتفا کرنا ضعیف ہے، اور اگر حال جملہ فعلیہ مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے، جیسے وجاءُوا اباھم عِشاءً یَبْکُوْنَ اور اگر حال جملہ فعلیہ مضارع منفی یا ماضی مثبت یا منفی ہو تو واؤ اور ضمیر یا کوئی ایک بھی کافی ہے۔ (مزید تفاصیل در ''مشکل ترکیبوں کا حل'')

فائدہ: حال کے اقسام مشکل ترکیبوں کے حل میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترکیب: جاء زیدٌ وھو راکبٌ، جاء فعل زیدٌ ذوالحال واؤ حالیہ ھو مبتدا راکبٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: اگر ایک ذوالحال سے دو حال آجائیں تو اس کو حال مُترادِفَہ کہتے ہیں اور اگر حالِ اول کے معمول سے دوسرا حال آجائے تو اس کو حال مُتداخِلہ کہتے ہیں۔

کل منصوبات: مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول مطلق، حال، تمیز، مستثنیٰ، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کی خبر، لا نفی جنس کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر۔

اور مجرورات دو ہیں: ۱ مضاف الیہ ۲ وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو

اہم بات: کبھی فعل کے معمولات مثلاً جار مجرور اور مفعول بہ وغیرہ فعل پر مقدم بھی ہوتے ہیں، لہٰذا ان کا ترکیبی تعلق اپنے مابعد فعل سے ہی ہوگا، جیسے وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (اور اللہ ہی کی طرف سب مقدمات رجوع کئے جائیں گے) اسی طرح ہے اِیَّاكَ نعبدُ (ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں) ایاك مفعول بہ مقدم ہے، ہاں اگر مفعول بہ کا عامل ضعیف ہو مثلاً مصدر وغیرہ تو پھر مفعول بہ اپنے عامل پر مقدم نہ ہوگا اور اتنا ضرور دھیان رہے کہ کبھی مفعول بہ کے عامل کو اس بنا پر حذف کر دیتے ہیں جب کہ کوئی فعل یا شبہ فعل عامل محذوف کی تفسیر کر رہا ہو، جیسے زیدًا ضربتُهٗ، دراصل ضربتُ زیدًا ضربتُهٗ ہے، قرآن میں ہے وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ، نحوی حضرات اس کو ما اضمر عامله علی شریطة التفسیر یا بابِ اشتغال کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (فارهبون کی ضمیرِ منصوب محذوف ہے)

چار مقامات ایسے ہیں جہاں فاعل مفعول بہ پر مقدم ہوگا

۱ فاعل ضمیر متصل ہو خواہ بارز ہو یا مستتر جیسے ضربتُ زیدًا، زیدٌ ضَرَبَ غلامَهٗ ۲ فاعل اور مفعول بہ میں اعراب لفظی نہ ہو اور قرینہ بھی موجود نہ ہو جیسے ضَرَبَ موسٰی عیسٰی ۳ مفعول بہ اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے ما ضَرَبَ زیدٌ اِلَّا عمرًا (زید نے صرف عمرو ہی کو مارا) ۴ مفعول بہ معنیٰ اِلَّا یعنی اِنَّما کے بعد واقع ہو جیسے اِنَّما ضرب زیدٌ عمرًا (زید نے صرف عمرو ہی کو مارا) (کافیہ، شرح جامی)

چار مقامات میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم کرنا ضروری ہے

۱ مفعول بہ ضمیر متصل ہو اور فاعل ضمیر متصل نہ ہو جیسے نخشیٰ اَنْ تصیبَنا دائرةٌ ، نا ضمیر مفعول بہ متصل ہے۔

۲ فاعل اِلّا کے بعد واقع ہو جیسے ما ضربَ عمرًا الا زیدٌ (عمرو کو صرف زید ہی نے مارا) ۳ فاعل اِنَّما کے بعد واقع ہو جیسے اِنَّما ضَرَبَ عمرًا زیدٌ (عمرو کو صرف زید ہی نے مارا) ۴ فاعل میں مفعول بہ کی ضمیر ہو جیسے واذا ابْتَلٰی ابراهیمَ ربُّهٗ (اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے آزمایا)

قاعدہ: بوقتِ قرینہ فعل کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے آپ سے کوئی کہے مَنْ ضَرَبَكَ تو آپ کہیں زیدٌ، یعنی ضَرَبَنی زیدٌ اور اگر کوئی فعل، فعل محذوف کی تفسیر بھی کرے اور قرینہ بھی موجود ہو تو حذف فعل واجب ہے جیسے وإنْ اَحَدٌ مِنَ المشرکینَ اسْتَجَارَكَ دراصل وإنْ استجارك احدٌ مِنَ المشرکین استجارك، ہے اور کبھی فعل اور فاعل دونوں کا حذف کرنا جائز ہے، جیسے کوئی کہے اَقامَ زیدٌ تو آپ کہیں نعَمْ، ای قام زیدٌ .

ہدایت ۳: فعل معروف و مجہول کی ترکیبیں۔

فعل معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرًا ، ضَرَبَ کا فاعل زید ہے جو کہ معلوم ہے، برخلاف ضُرِبَ زیدٌ کے (زید مارا گیا) کہ اس میں مارنے والے کا علم نہیں ہے کہ وہ کون ہے، لہٰذا فعل مجہول کا فاعل مذکور نہیں ہوتا البتہ فعل مجہول کا نائب فاعل اور دیگر مفاعیل ہوتے ہیں اور جو مفعول بہ ہوتا ہے اسی کو نائب فاعل کہا جاتا ہے۔

ترکیب: ضُرِبَ فعل مجہول زیدٌ اس کا نائب فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ماضی منفی و مضارع منفی: ماضی کے شروع میں مَا یا لَا ہو تو وہ ماضی منفی

کہلائے گی، اور اگر مضارع کے شروع میں ما، لا ہو تو وہ مضارع منفی کہلائے گا، اور اگر شروع میں لَنْ ہو تو وہ نفی تاکید بلن کہلائے گا اور اگر شروع میں لَمْ یا لَمَّا ہو تو وہ نفی جحد بلم کہلائے گا، لیکن یہ بات یاد رہے کہ جب مضارع پر لَمْ ولَمَّا داخل ہوتے ہیں تو وہ مضارع، ماضی منفی کے معنی دیتا ہے۔

قاعدہ: ماضی پر لا نافیہ اس وقت داخل ہوگا جب ماضی کا تکرار ہو رہا ہو، جیسے فلا صَدَّقَ ولا صَلّٰی یا معنیً تکرار ہو جیسے فلا اقْتَحَمَ العقبةَ الخ ای فَلا فَكَّ رقبةً ولا اَطْعَمَ مِسْكِيناً یا پھر ماضی دعا یا بد دعا کیلئے ہو۔ (قواعد الصرف)

فائدہ: فعل مضارع میں زمانۂ حال یا استقبال پایا جاتا ہے لیکن اگر فعل مضارع پر سین یا سوف یا لَنْ یا لام تاکید با نون تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) داخل ہو جائے تو اس وقت مضارع میں صرف زمانہ استقبال پایا جائے گا۔

فائدہ: فعل مضارع پر کبھی حروف جازمہ یعنی لم، لما، لام امر، لا رنہی، ان شرطیہ اور حروف ناصبہ یعنی اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ بھی داخل ہوتے ہیں۔

حروفِ جازمہ مضارع کے پانچ صیغوں میں جزم کرتے ہیں اس طرح کا جزم (ـْ) یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں (جبکہ آخر میں حرف علت نہ ہو) اور اگر آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں یعنی چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر سے، اور باقی دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتے یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر میں، اور حروف ناصبہ پانچ صیغوں میں نصب دیتے ہیں، اس طرح کا (ـَ) خواہ آخر میں واؤ یا یاء ہو اور اگر الف ہو تو فتحہ تقدیری ہوگا، اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو ساقط کر دیتے ہیں اور دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتے یعنی جمع مونث غائب و حاضر میں، لہٰذا فعل مضارع کے تین اعراب ہوئے، رفع، نصب، جزم۔

فائدہ: واضح رہے کہ اَنْ چھ چیزوں کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، لام جحد کے بعد یعنی وہ لام جو کان منفیہ کی خبر پر زائد واقع ہو، لام کَیْ کے بعد، حتّٰی کے بعد، اَوْ کے بعد، جو اِلٰی یا الّا کے معنی میں ہو، واؤ الصرف کے بعد، فا کے بعد (واو اور فا کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی شرط یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ کا زمانہ ایک ہو اور واؤ اور فا سے پہلے امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض میں سے کوئی ایک ہو)

چند قواعدِ ضروریہ

قاعدہ ۱: فعل کو مؤنث استعمال کرنے کی تین شرطیں ہیں: ۱ فاعل مؤنث حقیقی ذوی العقول میں سے ہو ۲ فعل وفاعل میں فصل نہ ہو ۳ فعل متصرف ہو یعنی اس کے مصدر سے افعال بنتے ہوں اور ان کی گردانیں ہوتی ہوں، جیسے ضَرَبَتْ فاطمةُ.

قاعدہ ۲: کچھ شکلیں ایسی ہیں جہاں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کرنا صحیح ہے، یعنی فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو، یا فاعل ہو تو مؤنث حقیقی ہی مگر قاعدہ ۱ میں بیان کی ہوئیں شرائط موجود نہ ہوں، یا فاعل جمع تکسیر ہو خواہ ذوی العقول مذکر کی جمع ہو جیسے رجالٌ یا غیر ذوالعقول مذکر کی جمع ہو جیسے ایام، جمال یا مؤنث کی جمع ہو جیسے نِسْوَةٌ یا فاعل جمع مؤنث سالم ہو یا فاعل جمع مذکر سالم کے وزن پر ہو اور اس کا واحد، مؤنث ہو جیسے ارضون، سِنون یا فاعل اسم جمع ہو جیسے قومٌ یا فاعل اسم جنس جمعی ہو جیسے رومٌ تو ان تمام صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانے کا اختیار ہے، مثالیں: لا تُفَتَّحُ لهم اَبوابُ السماء (نائب فاعل جمع تکسیر غیر ذوالعقول مذکر کی جمع ہے) وجاءَتْه البشریٰ (فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے) ترجمہ (اور آئی اس کو خوشخبری یعنی ابراہیم

کو) ترکیب ظاہر ہے۔ وقال نِسْوَةٌ (فاعل مؤنث کی جمع تکسیر ہے)

قاعدہ ۳: فعل کو واحد اور جمع لانے کا اختیار: جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع تکسیر مذکر عاقل کی طرف لوٹ رہی ہو تو فعل واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں آسکتا ہے، جیسے الرجالُ قالتْ ، الرجالُ قالوُا اور اگر فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع تکسیر مذکر یا مؤنث غیر عاقل کی طرف لوٹ رہی ہو تو فعل واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں آسکتا ہے، جیسے اللیالِی والایامُ مضَتْ یا مضَیْنَ اور اگر فاعل اسم ظاہر ہو خواہ واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو تو ہر صورت میں فعل واحد ہوگا، جیسے ضربَ زیدٌ ، ضرب الزیدان ، ضرب الزیدونَ.

فائدہ: ضمیر مستتر ماضی کے صرف دو صیغوں میں ہوتی ہے، جب کہ فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو، واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں، اور مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں جب کہ فاعل اسم ظاہر نہ ہو۔

اور امر حاضر معروف کے صرف ایک صیغے میں ضمیر مستتر ہوتی ہے یعنی واحد مذکر حاضر میں اور باقی تمام صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے یعنی وہ ضمیر جو نظر بھی آتی ہے، اور اس کا تلفظ بھی ہوتا ہے اور اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر ہی ہوتی ہے جب کہ یہ کسی اسم ظاہر کی طرف مسند نہ ہوں، اور اگر اسم ظاہر کی طرف مسند ہوں تو پھر ان کے اندر ضمیر نہیں ہوگی۔

مستثنیٰ کی ترکیبوں کی شناخت

اگر کوئی اسم اِلَّا یا اس جیسے الفاظ کے بعد واقع ہو اور اس کو ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہو تو اس کو مستثنیٰ کہتے ہیں، مستثنیٰ اگر مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہے تو اس کو

مستثنیٰ متصل کہتے ہیں، جاءنی القومُ اِلّاَ زیدًا .

اور اگر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو تو اس کو مستثنیٰ منقطع کہتے ہیں، جیسے جاءنی القومُ اِلّاَ حمارًا کلمات استثنائیہ ہیں، اِلّا ، غیرَ ، سوٰی، سواء، حاشا ، خلا ، عدا ، ما خلا ، ما عدا.

ھدایت ۱: چار شکلوں میں مستثنیٰ منصوب ہوگا ۱ مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جاءنی القومُ الا زیدًا .

ترکیب: جاء فعل القومُ مستثنیٰ منہ اِلّاَ حرف استثنا، زیدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ۲ مستثنیٰ منقطع ہو جیسے جاءنی القومُ الا حمارًا ۳ مستثنیٰ مقدم ہو مستثنیٰ منہ پر جیسے ما جاءنی الا زیدًا احدٌ ۴ مستثنیٰ خلا وعدا کے بعد واقع ہو عند الاکثر یا ما خلا ، ما عدا، لیس ، لایکون کے بعد واقع ہو جیسے جاءنی القومُ خلا زیدًا، القومَ ذوالحال خلا زیدًا فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال، اور ما خلا میں ما مصدریہ ہے۔

اگر مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو ایسی صورت میں مستثنیٰ پر نصب دینا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں جائز ہے، جیسے ماجاءنی احدٌ الا زیدٌ / الا زیدًا (بدل کا اعراب مبدل منہ کے اعراب کے مطابق ہوگا) اور اگر مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اعراب عامل کے اعتبار سے ہوتا ہے، جیسے ما جاءنی الا زیدٌ ، زیدٌ فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے، اور غیر سوی، سواء، حاشا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، جیسے جاءنی القومُ غیر زیدٍ ، القومُ مستثنیٰ منہ اور غیر زیدٍ مرکب اضافی ہو کر مستثنیٰ ہے۔

فائدہ: کلامِ غیر موجب وہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

فائدہ: لفظ سوٰی اور سوار پر ظرفیت کی بنا پر نصب آئیگا۔

مستثنیٰ کی ترکیبوں میں غور کرو

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحمةً لِّلْعالمِيْنَ ، وَمَنْ يَغْفِرُ الذنوبَ اِلَّا اللّٰهُ، لا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نفسًا اِلَّا وُسعَها، اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عليها حافِظٌ .

اسمار افعال کی ترکیبوں کی شناخت

کبھی فعل کے بجائے اسم فعل کو استعمال کرتے ہیں اور اسم فعل وہ ہے جو فعل کے معنی پر دلالت کرے اور فعل کی علامت کو قبول نہ کرے، اسم فعل کی دو قسمیں ہیں: ۱ اسم فعل بمعنی فعل ماضی جیسے هیهاتَ بمعنی بَعُدَ ، اس کے بعد آنے والا اسم ترکیب میں فاعل بنے گا، ۲ اسم فعل بمعنی امر حاضر جیسے رُوَيدَ بمعنی اَمْهِلْ ، اس کے بعد آنے والا اسم، مفعول بہ بنے گا، جیسے رُوَيدَ زيدًا اى اَمْهِلْهُ .

ترکیب: روید اسم فعل بمعنی اَمْهِلْ ضمیر فاعل زیدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

اسمار افعال کی ترکیبوں میں غور کرو

قُلْ هَاتُوا بُرهانكم (نمل) هَيهَاتَ هَيْهاتَ لِما تُوعَدُونَ (مومنون) قُلْ هَلُمَّ شُهَدائكم (انعام)

شرط وجزار کی ترکیبوں کی شناخت

ھدایت ۱: اگر شروع میں یہ کلمات ہوں تو ترکیب شرط وجزار کی ہوگی اِنْ ، مَنْ ، مَا ، اَيْنَ ، متٰى ، اَیّ، انّٰى ، اِذْما ، حيثُما، مَهْما ، اِنْ مقدرہ (یہ کلمات مجازاۃ جازمہ ہیں) بشرطیکہ یہ دو جملوں پر داخل ہوں جیسے مَنْ تَضرِبْ اَضرِبْ (جس کو تو مارے گا میں بھی ماروں گا)

ترکیب: مَنْ اسم شرط مفعول بہ مقدم تضرب فعل ضمیر انتَ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر شرط اَضْرِبْ فعل، ضمیر انا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء۔ اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ . اَیْنَ اسم شرط مفعول فیہ مقدم ہے، نیز شرط و جزاء میں اذما ، مَتٰی ، اَنّٰی ، حیثما ، اور مهما بھی مفعول فیہ مقدم ہوں گے اور مَنْ، ما، اَیَّ مفعول بہ مقدم۔ یا کلمات غیر جازمہ ہوں یعنی لو، لولا، لوما ، کُلَّما ، اذا (اکثر و بیشتر) اَمَّا .

شرط و جزاء کا مجزوم ہونا: کل چار شکلیں ہیں: ع۱ اگر شرط و جزا دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے جیسے اِنْ تجتهدْ تَفُزْ (اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہو جائے گا)

ترکیب: اِنْ شرطیہ تجتهدْ فعل مضارع مجزوم ضمیر انتَ اس میں فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، تفز فعل مضارع مجزوم ضمیر اَنْتَ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ع۲ اگر شرط و جزا دونوں فعل ماضی ہوں تو حرف جازم لفظاً کوئی اثر نہیں کرے گا کیونکہ ماضی مبنی ہوتی ہے جیسے اِنْ اِجْتَهَدْتَ نَجَحْتَ (اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہو جائے گا)

ع۳ اگر شرط فعل مضارع ہو اور جزاء فعل ماضی تو شرط پر جزم لانا واجب ہے جیسے اِنْ تعملْ عملاً صالحاً صِرْتَ مِنَ المحسنين (اگر تو اچھے عمل کرے گا تو نیک لوگوں میں سے ہو جائے گا)

ع۴ اگر تیسری شکل کا برعکس ہو یعنی شرط فعل ماضی ہو اور جزا فعل مضارع تو جزاء پر رفع و جزم دونوں درست ہیں، جیسے اِنْ آمنتَ باللّٰه فتدخل الخير (اگر تو اللہ پر ایمان لائے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا)

هدايت ع۲: مذکورہ شکلیں شرط و جزاء کے مجزوم ہونے کے اعتبار سے

تھیں لہٰذا بعض شکلیں اور بھی ہیں اور اِن مندرجہ شکلوں میں جزار پر فار کا لانا ضروری ہے، مثلاً ۱ جزار جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فانهم عبادُك.

ترکیب: اِنْ تعذبهم جملہ ہو کر شرط، فا جزائیہ انهم عبادك جملہ اسمیہ ہو کر جزار۔

۲ کبھی جزار امر کا صیغہ ہوتی ہے جیسے قُلْ اِنْ كنتُم تحبونَ اللّٰهَ فاتَّبعونى .

ترکیب: قُلْ فعل اپنے فاعل سے مل کر قول، اِنْ حرف شرط كُنتُم فعل ناقص ضمیر اس کے اندر اس کا اسم تحبُونَ فعل مضارع ضمیر واو فاعل، اللّٰهَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر کنتُم کی خبر، کنتُم فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط، فار جزائیہ، اتبعِونی صیغہ امر ضمیر واوٗ فاعل اور اپنے مفعول بہ سے مل کر جزار، شرط اپنی جزار سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۳ جزار نہی کا صیغہ ہو جیسے فاِنْ علمتُمُوهُنَّ مومناتٍ فلا ترجعوهُنَّ اِلَى الكفّار .

۴ جزار جملہ دعائیہ ہو جیسے اِنْ تُطْعِمْنِى فجزَاكَ اللّٰه .

۵ جزار جملہ استفہامیہ ہو جیسے اِنْ تركتنا فَمَنْ يَرْحمنا.

۶ جزار ایسی ماضی ہو جس پر قَدْ ہو جیسے اِنْ يسرقْ فَقَدْ سَرَق اخٌ له مِن قَبْلُ .

۷ جزار ایسی ماضی ہو جس پر ما، لا داخل ہو جیسے اِنْ لَقِيْتنى فَمَا ضربتُك يا فَلَا ضربتُك وَلَا شَتَمْتُكَ .

۸ جزار فعل مضارع ہو ما یا لَنْ کے ساتھ جیسے اِنْ جاءَ زيدٌ فما اضربُ ومَن يبتغِ غير الاسلام دينًا فلن يُقبلَ منه .

۹ جزار ایسا مضارع ہو جس کے شروع میں سین یا سوف ہو جیسے اِنْ تعاسَرْتُم فسترضِعُ له اخرىٰ ، اِنْ خِفتُمْ عَيْلَةً ، فسوف يُغْنِيكم اللهُ.

۱۰ جزار تمنی ہو (۱۱) جزار عرض ہو (۱۲) جزار افعال مقاربہ ہو (۱۳) جزا افعال مدح وذم ہو۔

نکتہ: اگر من، ما، متیٰ، انّیٰ، ایّ، بجائے شرط کے استفہام کے لئے ہوں تو اس وقت ان کے بعد صرف ایک جملہ ہوگا، جیسے مَنْ اَخْبَرَكَ ، مَن مبتدا اخبركَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔

حروف مشبہ بالفعل کی ترکیبوں کی شناخت

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں: اِنَّ ، اَنَّ ، كَاَنَّ ، لكِنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو ان حروف کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو ان حروف کی خبر یعنی ان حروف کو ایک اسم چاہئے منصوب، اور ایک خبر مرفوع، اِنَّ اور اَنَّ مضمون جملہ کی تحقیق کے لئے آتے ہیں، جیسے اِنَّ زيدً عالمٌ (تحقیق کہ زید عالم ہے) یہ بات یاد رہے کہ اِنَّ شروع کلام میں آتا ہے اور اَنَّ اور لکِنَّ درمیان کلام میں آتے ہیں یعنی اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر ماقبل کا جزء بنتا ہے، جیسے اَوَلَمْ يكفهم انَّا انزلنا الخ یہاں اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر فاعل بن رہا ہے، جب کہ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر مستقل جملہ ہوتا ہے اور ان حروف کی خبر کبھی مفرد ہوتی اور کبھی جملہ، خواہ جملہ فعلیہ ہو یا جملہ اسمیہ، جیسے اِنَّ اللهَ غفورٌ رحيمٌ اور ترکیب اس طرح کریں گے کہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اللہ اس کا اسم غفورٌ خبر اول، رحيمٌ خبر ثانی، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اِنَّ اللهَ يُحِبُّ المحسنينَ ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اللہ اس کا اسم يُحِبُّ فعل از باب افعال ضمیر اس میں فاعل

المحسنین مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اور خبر کے جملہ اسمیہ ہونے کی مثال یہ ہے اِنَّہٗ ھو یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ضمیر اس کا اسم ھو مبتدا یبدئُ ویعیدُ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر، نیز اس طرح بھی ترکیب کی جاسکتی ہے کہ ہو ضمیر فصل اور یعید الخ جملہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر (اعراب القرآن)

فائدہ: شروع کلام میں، صلہ کے شروع میں، جواب قسم میں، قول اور اس کے مشتقات میں، جملہ حالیہ کے شروع میں اِنَّ بالکسر آتا ہے جبکہ فاعل، مفعول بہ، مضاف الیہ، مجرور، علم اور اس کے مشتقات میں اَنَّ بالفتح آتا ہے اور اگر خبر پر لام ابتداء داخل ہو تو پھر عَلِمَ یَعْلَمُ کے بعد بھی اِنَّ ہی آتا ہے جیسے واللہ یعلمُ اِنَّکَ لَرسولُہ (تفصیل در مشکل ترکیبوں کا حل)

اور کَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے، جب کہ اس کی خبر اسم جامد ہو جیسے کَاَنَّ زیدًا اسدٌ گویا کہ زید شیر ہے، ترکیب آسان ہے اور اگر خبر فعل، اسم مشتق، ظرف یا جار ومجرور ہو تو کَاَنَّ شک وگمان کے لئے ہوگا جیسے کَاَنَّ زیدًا یقومُ گویا زید کھڑا ہے) اور لکنَّ استدراک کے لئے آتا ہے (یعنی کلام سابق سے پیدا شدہ وہم کو دفع کرنے کے لئے) جیسے جاءنی زیدٌ لکنَّ عمرًا لم یاتِ میرے پاس زید آیا لیکن عمر نہیں آیا، ترکیب اس طرح ہوگی: جاءنی زیدٌ جملہ ہو کر مستدرک منہ، لکنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ اپنے مستدرک سے مل کر جملہ استدراکیہ ہوا۔

اور لَیْتَ تمنی کے لئے آتا ہے یعنی کسی ممکن یا ناممکن چیز کی آرزو کے لئے آتا ہے، ممکن کی مثال جیسے لیتَ التلمیذَ مجتھدٌ (کاش کہ طالب علم محنتی

ہوتا) ناممکن کی مثال جیسے لَیتَ الشبابَ یعودُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی) ترکیب نہایت آسان ہے۔ اور لعلَّ صرف ممکن شیٔ کی امید کے لئے آتا ہے نہ کہ ناممکن شیٔ کی امید کیلئے، جیسے لَعلَّ عمرًا غائبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہے)

ترکیب: لعلَّ حرف مشبہ بالفعل عمرًا اس کا اسم غائبٌ صیغہ اسم فاعل ضمیر اس کے اندر ھو اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر صورۃً جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اور معنیً جملہ انشائیہ۔

ھدایت ۱: حروف مشبہ بالفعل کی ترکیب تو شاید آپ سیکھ ہی گئے ہوں گے اب صرف چند ہدایات پر آپ حضرات غور فرمالیں اگر حروف مشبہ بالفعل کی خبر ظرف یا جار و مجرور ہو اور اسم معرفہ ہو تو اس وقت خبر کا اسم پر مقدم کرنا جائز ہے، جیسے اِنَّ فی الدارِ زیدًا اور اگر خبر تو ظرف یا جار و مجرور ہی ہے مگر اسم بجائے معرفہ ہونے کے نکرہ ہے تو اب خبر کا اسم پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے اِنَّ مِنَ البیانِ لَسِحرًا ، اِنَّ مع العُسرِ یُسرًا کبھی اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کے اسم وخبر پر لام ابتدا بھی داخل کر دیا جاتا ہے، جیسے اِنَّ مِنَ البیانِ لَسِحرًا ، اِنَّ ربِّی لَسمیعُ الدعاءِ .

ھدایت ۲: کبھی اِنّ واَنّ حروف مشبہ بالفعل کو مخفف بھی بنا دیا جاتا ہے، جیسے واِنْ کلُّ لَمّا جمیعٌ لدینا محضرونَ اور مخفف ہونے کی شکل میں اس کے لئے لام لازم ہے، باقی تفصیلات اور عمدہ معلومات ''مشکل ترکیبوں کا حل'' میں ہے۔

فائدہ: حروف مشبہ بالفعل کے بعد جب ما کافہ آجائے تو حروف مشبہ بالفعل کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے اِنَّما اِلٰھکم اِلٰہٌ واحدٌ اب اس آیت کی ترکیب مبتدا وخبر کی ہوگی، اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں، جیسے اِنَّما قام زیدٌ (زید کھڑا ہے) کاَنَّما یُساقونَ اِلَی الموت (گویا ان

کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے)

افعال ناقصہ کی ترکیبوں کی شناخت

افعال ناقصہ سترہ ہیں: کانَ ، صارَ ، ظلَّ ، باتَ ، اَصْبحَ، اَضحٰی، اَمْسٰی ، عَادُ ، آضَ ، غدا ، راحَ ، مازالَ ، ما انفكَّ، ما برِحَ ، مافَتِئَ، مادامَ ، لَیْسَ .

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو افعال ناقصہ کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو افعال ناقصہ کی خبر، اور ان افعال کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے، خواہ خبر فعل ہو جیسے کانَ زیدٌ یقومُ یا خبر اسم ہو، جیسے کانَ اللّٰهُ علیمًا حکیمًا .

ترکیب: کانَ فعل ناقص اللّٰهُ اس کا اسم علیمًا خبر اول حکیمًا خبر ثانی، کان فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، کبھی کانَ میں ضمیر بھی ہوتی ہے ضمیر مستتر ہو یا بارز، غائب کی ہو یا حاضر کی ہو خواہ تثنیہ کی ہو خواہ جمع کی، جیسے اِنَّهٗ کانَ تَوَّابًا ، کانَ کے اندر ضمیر ھو اس کا اسم ہے اور توابًا خبر، پھر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر۔

نوٹ: بعض اکابر و محققین افعال ناقصہ کی جملہ اسمیہ کہہ کر بھی ترکیب کرتے ہیں کیونکہ افعال ناقصہ مسند نہیں ہوتے البتہ ظاہر کو دیکھ کر جملہ فعلیہ کہہ کر ترکیب کر دیتے ہیں۔

نوٹ: کان سے تثنیہ وجمع نیز مذکر و مؤنث سب صیغے استعمال ہوتے ہیں

ہدایت ۱: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے بشرطیکہ اسم وخبر کا اعراب تقدیری اور محلی نہ ہو، اعراب تقدیری جیسے صار

عدوّی صدیقی (میرے دشمن میرے دوست بن گئے) اور اعراب محلی جیسے کانَ ھٰذا ذاك اور افعال ناقصہ کی خبر نفس افعال پر بھی مقدم ہوجاتی ہے مگر اُن افعال میں نہیں جن کے شروع میں لفظِ ما ہے خواہ ما نافیہ ہو جیسے مازال، ماانفك، ما برح، ما فتی کے اندر ہے یا ما مصدریہ ہو جیسے مادامَ کے اندر ہے، اور لَیسَ کے بارے میں دو قول ہیں: ع۱ خبر کا لیس پر مقدم کرنا جائز ہے۔ ع۲ جائز نہیں ہے۔

نوٹ: لیس اور ہر وہ فعل جسکے شروع میں ما ہے وہ کبھی تامہ نہیں ہوتے، بقیہ افعال کبھی تامہ بھی ہوجاتے ہیں، اور کانَ کبھی زائدہ بھی ہوتا ہے جبکہ اس کے ساقط کرنے سے معنیٰ میں کوئی خلل نہ پڑے جیسے کیف نُکلِّمُ مَنْ کانَ فی المھد صبیًا اور اِنْ شرطیہ اور لَوْ شرطیہ کے بعد کانَ کا حذف اکثر ہوتا ہے۔

قاعدہ: کبھی کبھی بابِ کان میں مضارع مجزوم سے نون کو بھی حذف کردیتے ہیں جیسے لَمْ یَکُنْ سے لَمْ یَكُ مگر دو شرطوں کے ساتھ ع۱ نون کے بعد کوئی ساکن حرف نہ ہو۔ ع۲ نون کے ساتھ ضمیر منصوب متصل نہ ہو۔

قاعدہ تذکیر و تانیث میں افعال ناقصہ اپنے اسم کے مطابق ہوتے ہیں

قاعدہ: عادَ، آضَ، غدا، راحَ یہ سب کے سب صار کے معنیٰ میں ہوتے ہیں، جیسے عاد التلمیذُ صالحاً (طالب علم صالح ہوگیا)

ما و لا مشابہ بلیس کی ترکیبوں کی شناخت

ما اور لا یہ دونوں حروف لیس فعل ناقص کے مشابہ ہیں نفی میں اور مبتدا و خبر پر داخل ہونے میں، لہٰذا یہ دونوں حروف لیس فعل ناقص کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے ما زیدٌ قائمًا (زید کھڑا نہیں ہے)

ترکیب: ما مشابہ بلیس زیدٌ اس کا اسم قائمًا شبہ فعل ضمیر اس کے

اندر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، ما مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھدایت ۱: ما ولا مشابہ بلیس کا عمل چار شرطوں پر موقوف ہے، ۱ خبر اسم پر مقدم نہ ہو جیسے ما قائمٌ زیدٌ، ما نافیہ قائمٌ خبر مقدم زیدٌ مبتدا موخر۔ ۲ ما کے بعد اِنْ زائدہ داخل نہ ہو، جیسے ما اِنْ زیدٌ قائمٌ (لا کے اسم پر اِنْ زائدہ داخل نہیں ہوتا) ۳ خبر الا کے بعد نہ ہو جیسے وما محمدٌ الا رسولٌ ۴ ان حروف کے ساتھ خبر کا معمول (ظرف وجار مجرور کے علاوہ) متصل نہ ہو جیسے ماعمرًا زیدٌ ضاربٌ.

ترکیب: ما نافیہ زیدٌ مبتدا ضاربٌ عمرًا خبر۔

فائدہ: ما ولا میں فرق: ۱ لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے جیسے لا رجلَ افضلَ منک (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں) اور ما معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے مازیدٌ قائماً (زید کھڑا نہیں ہے) ما رجلٌ قائمًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں ہے) ۲ لا مطلق نفی کے لئے آتا ہے اور ما نفئ حال کے لئے آتا ہے، ۳ لا کی خبر پر با داخل نہیں ہوتا اور ما کی خبر پر با داخل ہوتا ہے جیسے وما ربُّك بظلامٍ للعبید، وماھم بِسُکرٰی (پ۱۷)

ترکیب: ما مشابہ بلیس ھُم اس کا اسم ب زائدہ سُکرٰی لفظاً مجرور، محلاً منصوب ما کی خبر۔

لا رنفی جنس کی ترکیبوں کی شناخت

لا رنفی جنس بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور جنس کی صفت کی نفی کرتا ہے اور اس لا کے اسم کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں مگر عموماً اس کا اسم مضاف یا شبہ مضاف ہوتا ہے یا پھر نکرہ مفردہ ہوتا ہے، لہٰذا نکرہ مفردہ کی شکل میں مبنی برفتحہ ہوگا جیسے لا رجلَ فی الدار، لا برائے نفی جنس رجل اس کا اسم فی الدار متعلق موجودٌ

وغیرہ کے ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یا جیسے قرآن میں ہے فلا کُفرانَ لسعیہٖ (سو اس کی محنت اکارت جانے والی نہیں) اور اگر لا، کا اسم مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منصوب ہوگا جیسے لا غلامَ رجلٍ ظریفٌ لا طالعًا جبلاً موجودٌ.

ھدایت ۱: اگر لا، کا اسم معرفہ ہو تو اس وقت لا، کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ ضروری ہے جیسے لا زیدٌ فی الدار و لا عمروٌ اس وقت یہ لاَ، لیس کے مشابہ ہوگا اور اسم کو رفع دے گا (بعض حضرات لا کو زائد مان کر مبتدا وخبر کی بھی ترکیب کرتے ہیں) اور اگر لا، کا اسم نکرہ مفردہ ہو اور لا، کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار بھی ہو رہا ہو تو اس کو پانچ طریقے سے پڑھا جاتا ہے، جس کی تفصیل ''مشکل ترکیبوں کا حل'' میں ہے ص۲۱۹ پر۔

ھدایت ۲: تین شکلوں میں لا، نفی جنس کا عمل باطل ہو جاتا ہے:

(۱) لا، نفی جنس پر با جارہ داخل ہو جائے جیسے جِئتُ بِلا زادٍ (میں بغیر توشہ کے آیا) (۲) لا، نفی جنس اور اس کے اسم کے درمیان فصل واقع ہو جیسے لا فیھا غولٌ الخ۔ (۳) لا کا اسم معرفہ ہو (اس وقت لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ ضروری ہے) جیسے لا زیدٌ فی الدار و لا عمروٌ.

نوٹ: لا، نفی جنس کی خبر اگر جار ومجرور ہو تو خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز ہے مگر دریں صورت لا، نفی جنس عمل نہیں کرے گا۔

نوٹ: لا، نفی جنس کا اسم بوقت قرینہ حذف کرنا جائز ہے جیسے لا علیك ای لا باسَ علیك اور کبھی خبر بھی محذوف ہو جاتی ہے، جیسے لاَ حَرَجَ ای لاَ حَرَجَ فیہِ.

افعال مقاربہ کی ترکیبوں کی شناخت

افعال مقاربہ کی ترکیبوں سے کم ہی واسطہ پڑتا ہے، تاہم اس سلسلہ میں

اتنا یاد رہے کہ مشہور افعال مقاربہ سات ہیں: عسٰی ، کادَ، کرَبَ، اوشكَ، جَعلَ، اَخذَ ، طَفِقَ اور افعال مقاربہ کا کام یہ ہے کہ یہ اسم سے خبر کے قریب ہونے کو بتلاتے ہیں جیسے عسٰی زیدٌ اَنْ یَخرُجَ (قریب ہے کہ زید نکلے) ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے کبھی اَن کے ساتھ اور کبھی بغیر اَن کے، لہٰذا عسٰی ربُّکم اَن یَرْحَمَکُم کی ترکیب یہ ہوگی: عَسٰی فعل مقارب ربُکم مرکب اضافی ہوکر اس کا اسم اَنْ یَرْحَمَکم جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہوکر اس کی خبر، فعل مقارب اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یکادُ زَیتُھا یُضِیءُ (ایسا لگتا ہے کہ اس کا تیل خود بخود جل جائے گا) ترکیب ظاہر ہے۔

فائدہ: عسٰی کبھی تامہ بھی ہوتا ہے جیسے عسٰی اَنْ یَخرُجَ زیدٌ.

افعال مقاربہ کی ترکیبوں میں غور کرو

یَکادُ البرقُ یَخطَفُ اَبصَارَهُمْ (بقرہ) عَسٰی اللّٰهُ اَنْ یَّجعَلَ بینکم وبَیْنَ الذین عادیتُم مِنهُم مَوَدَّة (ممتحنہ) فَطَفِقَ مَسْحًا بالسوقِ والْاَعْنَاقِ (ص)

افعال قلوب کی ترکیبوں کی شناخت

افعال قلوب وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو اور یہ سات افعال ہیں: علمتُ ، رأیتُ ، وجدتُّ (یہ تینوں یقین کیلئے ہیں) ظننتُ ، حسبتُ ، خِلتُ (یہ تینوں برائے ظن ہیں) زعمتُ (یہ یقین وظن میں مشترک ہے)

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا وخبر کو بربنائے مفعول نصب دیتے ہیں جیسے علمتُ زیدًا فاضلاً (میں نے زید کو فاضل جانا) علمت فعل قلب ضمیر تُ اس کا فاعل زیدًا مفعول بہ اول فاضلاً مفعول بہ ثانی۔

ھدایت ۱: افعال قلوب کے بارے میں تفصیلات تو ''مشکل

ترکیبوں کا حل'' میں ہے تاہم اس موقعہ پر اتنا یاد رہے کہ افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کو یا تو ساتھ ساتھ ذکر کیا جائے گا اور اگر حذف کیا جائے تو حذف بھی دونوں کو ساتھ ساتھ کیا جائے گا ایسا نہ ہوگا کہ ایک کو ذکر کردیا جائے اور دوسرے کو حذف کردیا جائے (البتہ بوقت قرینہ ایک مفعول کا حذف کرنا جائز ہے، مشکل ترکیبوں کا حل ص۲۹۸)

افعال قلوب کی ترکیبوں میں غور کرو

وَلَا تَحسَبَنَّ الذین قُتِلُوا فی سبِیلِ اللّٰہِ اموَاتًا (آل عمران) وَوَجَدُوا ماعَمِلُوا حاضرًا (الکهف) رَأیتَ المنافقینَ یَصُدُّونَ عنك صُدُودًا (النساء) یَحْسَبُ اَنَّ مَا لهٗ اَخلَدَهٗ (اَنَّ مَالَهٗ دو مفعولوں کے درجہ میں ہے)

نوٹ: رأیتُ زیدًا میں رؤیتِ بصری مراد ہے، اسی لئے مفعول واحد پر اکتفار کیا گیا ہے۔

افعال مدح وذم کی ترکیبوں کی شناخت

افعال مدح وذم سے کم ہی واسطہ پڑتا ہے البتہ اتنا ضرور دھیان رہے کہ افعال مدح وذم چار ہیں: نِعْمَ حَبَّذَا (برائے انشاء مدح) بِئْسَ ، سَاءَ (برائے انشاء ذم)

ھدایت ۱: افعال مدح وذم کے فاعل کی تین حالتیں ہوتی ہیں اور فاعل کے بعد ایک اسم ہوتا ہے جس کی مدح یا ذم بیان کی جاتی ہے اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں اور مخصوص بالمدح والذم واحد، تثنیہ وجمع نیز مذکر ومؤنث ہونے میں افعال مدح وذم کے فاعل کے مطابق ہوتا ہے اور کبھی مخصوص بالمدح والذم کو حذف بھی کردیتے ہیں جیسے **فنعم المولٰی**

ونعم النصير (اى هو)

فاعل کی تین حالتیں: ۱ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرجلُ زیدٌ (زید بہت اچھا آدمی ہے)

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح الرجلُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زیدٌ مخصوص بالمدح مبتدا موخر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲ فاعل ایسے کلمہ کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ غلامُ الرجلِ زیدٌ۔

۳ ان افعال میں علاوہ حَبَّذا کے ایک ضمیر هو جو ممیَّز ہو اور اس کے بعد نکرہ منصوبہ تمیز بنے جیسے نِعْمَ رجلاً زیدٌ، نِعم فعل مدح اس کے اندر ضمیر ممیَّز رجلاً تمیز، ممیَّز اپنی تمیز سے مل کر نعم کا فاعل، نِعم فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم زیدٌ مبتدا موخر۔

حبَّذا: حبَّ فعل مدح ذَا ممیَّز یا ذوالحال، اس کے بعد تمیز یا حال سے مل کر حب کا فاعل، اور اس کے بعد مخصوص بالمدح ہوگا، جیسے حبَّذا رجلاً زیدٌ، حبَّذا راكبًا زيدٌ (پہلی مثال تمیز کی ہے اور دوسری حال کی ہے)

افعال مدح وذم کی ترکیبوں میں غور کرو

نِعمَ اجرُ العٰملين (عنکبوت) (مخصوص بالمدح محذوف ہے ای اَجرُهُمْ) نعم العبدُ اِنَّه اوّابٌ (ص) بِئسَ الشرابُ (اى هى) وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (الكهف)

افعال تعجب کی ترکیبوں کی شناخت

افعال تعجب وہ افعال ہیں جن کی وضع حیرت ظاہر کرنے کے لئے کی گئی ہو، فعل تعجب کے دو وزن ہیں ۱ مَا اَفعَلَهُ ۲ اَفْعِلْ بِهٖ، ضمیر کی جگہ اس چیز کو رکھا

جائے گا، جس پر تعجب ظاہر کرنا مقصود ہو جیسے مَا اَحْسَنَ زَیدًا اَحسِنْ بزیدٍ (زید کس قدر حسین ہے)

ھدایت ۱: یہ افعال غیر متصرف ہوتے ہیں لہٰذا ان سے ماضی مجہول، مضارع اور مؤنث وغیرہ استعمال نہیں ہوتے اور جن صیغوں سے اسم تفضیل آتا ہے انہیں سے فعل تعجب بھی آتا ہے لہٰذا لون وعیب والے ثلاثی مجرد، اور ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد ومزید فیہ سے جو طریقہ اسم تفضیل لانے کا ہے وہی طریقہ فعل تعجب کا بھی ہے یعنی مصدر منصوب پر لفظ اَشَدُّ بڑھا دیا جائے، جیسے ما اَشَدَّ استخراجَه ، اَشدِدْ باستخراجِه .

ترکیب: فرا کے نزدیک مَا استفہامیہ بمعنی اَیُّ شیءٍ مبتدا، اَحْسَنَ فعل، ضمیر فاعل، زیدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ ترجمہ ہوگا: کیا چیز ہے جس نے زید کو حسین بنادیا، اَحْسِنْ بزیدٍ ، احسِنْ صیغہ امر بمعنی فعل ماضی، با زائدہ، زید لفظاً مجرور محلاً مرفوع پھر احسن کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل تعجب کی ترکیبوں میں غور کرو

قُتِلَ الانسانُ ما اَکْفَرَہٗ (عبس) اَسْمِعْ بهم واَبْصِرْ (مریم) فَمَا اَصْبَرَهُم على النار (بقرہ)

نداومنادیٰ کی ترکیبوں کی شناخت

حروف نداوہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں اور جس کی توجہ کو طلب کیا گیا ہو اس کو منادیٰ کہتے ہیں، اور حروف ندا پانچ ہیں: یا، اَیا، هیا، اَیْ، اَ.

ایا ، هیا بعید کی ندا کیلئے ہے اور اَیْ ، اَ قریب کیلئے، اور یا عام ہے۔

ھدایت ۱۷: اگر منادیٰ مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوگا اور اگر منادیٰ مفرد (یعنی مضاف وشبہ مضاف نہ ہو خواہ تثنیہ وجمع ہو) معرفہ ہو (قبل الندا معرفہ ہو جیسے یا زیدُ ، یا بعد الندا، معرفہ ہو جیسے یا رجلُ) تو علامت رفع پر مبنی ہوگا، جیسے یا زیدُ، یا رجلُ، یا زیدان، یا مسلمونَ لہٰذا یا اللّٰہُ کی ترکیب اس طرح ہوگی یا حرف ندا قائم مقام اَدعو فعل، ضمیر انا فاعل اللّٰہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل سے مل کر صورۃً جملہ خبریہ اور معنیً جملہ ندائیہ انشائیہ، اور حرف ندا و منادیٰ کے بعد جو جملہ آئے گا وہ ترکیب میں جوابِ ندا کہلائے گا۔

نوٹ: مشابہ مضاف وہ ہے جسکے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر تام نہ ہو، جیسے یاطالِعًا جبلًا۔

فائدہ: حروف ندا اور منادیٰ کے حذف کرنے کے مقامات کے لئے دیکھیں ''مشکل ترکیبوں کا حل'' ص ۱۶۴

قاعدہ: منادیٰ اگر معرف باللام ہو (لفظ اللہ کے علاوہ) تو اس پر مذکر ہونے کی شکل میں لفظ ایُّھا بڑھا دیتے ہیں جیسے یا اَیُّھا الرجلُ اور مؤنث ہونے کی شکل میں لفظ اَیَّتُھا بڑھا دیتے ہیں، جیسے یا ایتھا النفس المطمئنۃ اور ان دونوں صورتوں میں حرف ندا کا حذف کرنا بھی جائز ہے۔

ترکیب: ایَّۃُ موصوف یا مبدل منہ، ہا، برائے تنبیہ، النفسُ المطمئنۃُ مرکب توصیفی ہو کر صفت یا بدل۔ (اعراب القرآن)

کم وکذا اور کیت وذیت کی ترکیبوں کی شناخت

کَمْ اور کذا مبہم عدد کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اور کَیْتَ وذَیْتَ مبہم بات کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

کم کی دو قسمیں ہیں ۱کمِ استفہامیہ ۲کم خبریہ، کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کم قلماً عندكَ (تیرے پاس کتنے قلم ہیں)

ترکیب: کم ممیّز قلماً تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، عندكَ مرکب اضافی ہو کر کسی فعل کا ظرف بن کر خبر، اور کم خبریہ کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے اور کبھی جمع بھی جیسے کم مالٍ انفقتُ (کتنا ہی مال میں نے خرچ کر ڈالا) کم رجالٍ لقیتُھم.

فائدہ: کذا ، کم خبریہ کے معنی میں ہوتا ہے اور تمیز کو نصب کرتا ہے اور کذا سے معدود کے کثیر ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور حسب استعمال محلاً مرفوع، منصوب اور مجرور ہوتا ہے، جیسے دَخَلَ کذا تلمیذًا، کذا ممیّز اپنی تمیز سے مل کر دَخَلَ کا فاعل، شاهدتُ کذا تلمیذًا، کذا ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ، مررتُ بکذا تلمیذًا ، کذا تلمیذًا ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مجرور اور کبھی کذا سے شئ مجہول سے کنایہ ہوگا جیسے فعلتُ کذا.

ہدایت ۱: کَمْ استفہامیہ ہو یا کَمْ خبریہ اگر اس کے بعد فعل ہو اور فعل اس کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے اس سے اعراض نہ کر رہا ہو تو کَمْ مع اپنی تمیز کے مفعول بہ بنے گا جیسے کم رجلاً ضربتَ (کم استفہامیہ) کم غلامٍ ملكتُ (کَمْ خبریہ) اور اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ بنے گا جیسے کم یومًا صِمتَ (کَمْ استفہامیہ) کم یومٍ سرتُ (کم خبریہ) اور اگر مذکورہ شکل نہ ہو تو کَمْ مع اپنی تمیز کے مبتدا بنے گا، جب کہ تمیز ظرف نہ ہو جیسے کم رجلاً اخوك، اور اگر تمیز ظرف ہو تو پھر کَمْ مع اپنی تمیز کے خبر مقدم بنے گا اور مابعد مبتدا مؤخر جیسے کم یوماً سفرك (کَمْ استفہامیہ) کم شھرٍ صومی (کَمْ خبریہ)

فائدہ: کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِن جارہ داخل کر دیتے ہیں جیسے وَ کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِی السمٰوٰتِ لا تُغْنِی الخ

ترکیب: کم ممیز مِن جارہ ملكٍ لفظاً مجرور محلاً منصوب موصوف، فی السمٰوات متعلق ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا لا تغنی الخ جملہ ہو کر خبر کیتَ و ذیتَ ترکیب میں مفعول بہ بنتے ہیں، جیسے قال لی کیتَ و ذیتَ (اس نے مجھ کو ایسی ایسی بات کہی) قال زیدٌ ذیتَ و ذیت (زید نے ایسی ایسی بات کہی)

توابع کی ترکیبوں کی شناخت

توابع کا تفصیلی بیان اور اس کے متعلق نکات تو "مشکل ترکیبوں کا حل" میں ملیں گے البتہ اس رسالہ میں کچھ ترکیبی اشارے اور ضروری معلومات قلمبند کرنے پر اکتفار کرتا ہوں۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں: ۱ تاکید ۲ صفت ۳ بدل ۴ عطف بیان ۵ عطف بحرف۔

فائدہ: جو اعراب متبوع کا ہوتا ہے وہی اعراب تابع کا بھی ہوتا ہے۔

تاکید: تاکید دو قسم کی ہوتی ہے: تاکید لفظی، تاکید معنوی۔

تاکید لفظی تو صرف اسم وفعل وحرف کو مکرر لانے کا نام ہے تاکہ سامع غفلت سے بچا رہے جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زیدٌ ، زیدٌ زیدٌ قائمٌ ، اِنَّ اِنَّ زیدًا قائمٌ .

اور تاکید معنوی کے آٹھ الفاظ ہیں: نفسٌ ، عینٌ ، کِلا و کِلتا ، کُلٌّ ، اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ .

ہدایت ۱: نفسٌ اور عینٌ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومؤنث سب کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں البتہ واحد کے لئے نفس وعین اور تثنیہ وجمع کے لئے انفس واعین استعمال ہوتا ہے اور اس کے اندر اپنے مؤکد کے اعتبار سے

ایک ضمیر ہوگی اور کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے اور مندرجہ ذیل الفاظ یعنی کلٌّ ، اجمعُ ، اکتعُ ، ابتعُ ، ابصعُ واحد اور جمع ہر دو کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں البتہ اتنا ضرور واضح رہے کہ کلٌّ میں اپنے مؤکد کے اعتبار سے ضمیر ہوگی واحد کے لئے واحد کی ضمیر اور جمع کے لئے جمع کی ضمیر ،اور اجمع، اکتع وغیرہ میں ضمیر نہیں ہوگی بلکہ خود انہیں کلمات میں تغیر ہوگا، واحد مذکر کے لئے مذکورہ شکل پر اور واحد مؤنث کیلئے جمعاء، کتعاء، بصعاء ، بتعاءُ اور جمع مذکر کے لئے اجمعون ، اکتعون ، ابتعون، ابصعون اور جمع مؤنث کے لئے جُمَعُ ، کُتَعُ ، بُصَعُ ، بُتَعُ مثلاً فسجد الملائکۃ کلهم اجمعون ، نوٹ: اکتع ، ابتع ، ابصع یہ تینوں اجمعُ کے تابع ہیں۔

ترکیب: فسجد الملائکۃُ الخ فا عاطفہ اور معطوف علیہ محذوف ہے ای فخَلَقه وسَوَّاه ونَفَخَ فیه مِنْ روحہٖ ، سجد فعل الملائکۃ مؤکد کلهم اجمعون دونوں تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف۔

فائدہ: کلٌّ تاکید کے علاوہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً کبھی ترکیب میں مبتدا بنتا ہے، جیسے کلُّ نفسٍ ذائقةُ الموتِ اور کبھی اس کا مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے جیسے کلٌّ له قانِتُونَ (پ۱) ای کلُّ فردٍ مِنْ اَفْرادِ المخلوقاتِ له قانتون.

صفت: صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع میں ہو اور اس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں، یا ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو اور اس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں، جیسے جاءنی رجلٌ عالمٌ میں عالمٌ صفت کا تعلق اپنے متبوع یعنی رجلٌ

سے ہے اور جاءنی رجلٌ عالمٌ ابوہ میں عالمٌ کا تعلق رجلٌ کے متعلق یعنی ابوہ سے ہے اور اس مثال میں یہ تعلق نسبت کا ہے، خواہ یہ تعلق ملکیت کا ہو جیسے جاءنی رجلٌ عالمٌ غلامُہ ، رجل کا غلام سے تعلق ملکیت کا ہے۔

ترکیب: جاء، فعل، نون وقایہ، ی ضمیر مفعول بہ، رجلٌ موصوف، عالمٌ صیغہ اسم فاعل، ابوہ مرکب اضافی ہو کر اس کا فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر جاء کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ھدایت ۱: صفت بحال موصوف دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوگی۔

۱ یعنی رفع ونصب وجر میں سے موصوف پر جو اعراب ہوگا وہی صفت پر بھی ہوگا۔ ۲ موصوف واحد تثنیہ وجمع میں سے جو بھی ہوگا صفت بھی ایسی ہی ہوگی۔ ۳ موصوف معرفہ ونکرہ میں سے جو بھی ہوگا صفت بھی ایسی ہی ہوگی ۴ موصوف مذکر ومؤنث میں سے جو بھی ہوگا صفت بھی ایسی ہی ہوگی، جیسے جاءنی زیدُ العالمُ (میرے پاس وہ زید آیا جو عالم ہے) جاء فعل نون وقایہ ی ضمیر مفعول بہ زید العالم موصوف وصفت سے مل کر فاعل۔

اور صفت بحال متعلق موصوف: پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوگی یعنی رفع، نصب جر میں اور تعریف وتنکیر میں اور واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومؤنث ہونے میں صفت بنسبت اپنے فاعل کے وہ حکم رکھے گی جو فعل اپنے فاعل کے ساتھ رکھتا ہے، یعنی جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے اسی طرح صفت بحال متعلق موصوف بھی واحد کا صیغہ ہوگی، اور جس طرح فعل مذکر ومؤنث ہونے میں فاعل کے تابع ہوتا ہے تو اسی طرح صفت بھی اپنے فاعل کے مطابق ہوگی، جیسے ربَّنا اَخرِجنا مِن ھٰذِہِ

القریۃِ الظالمِ اھلُھا اس آیت میں الظالم ، القریۃ کی صفت ہے۔

قاعدہ: نکرہ کی اور ایسے اسم کی صفت جملہ فعلیہ واسمیہ ہوسکتا ہے جس پر الف لام عہدِ ذہنی داخل ہو جیسے جائنی رجلٌ یضربُ اباہ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو اپنے باپ کی پٹائی کرتا ہے) یضربُ اباہ جملہ ہوکر رجلٌ کی صفت ہے اور کمثل الحمارِ یحملُ اَسفارًا میں یَحْمِلُ اسْفارًا جملہ ہوکر الحمار کی صفت ہے۔

قاعدہ: معرف باللام کی صفت یا تو معرف باللام ہوگی یا ایسا کلمہ ہوگا جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو یا پھر اسم موصول ہوگی۔

بدل: بدل وہ تابع ہے جو نسبت میں خود مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا مبدل منہ، لہٰذا بدل سے پہلے جو لفظ ہوگا وہ مبدل منہ کہلائے گا اور مابعد بدل، پھر بدل کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ بدلُ الکل یعنی بدل اور مبدل منہ دونوں کا مصداق ومدلول ایک ہو جیسے جاءنی زیدٌ اخوك آیا میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی، یہاں زید اور اخوك کا مصداق ایک ہی شخص ہے لہٰذا اخوك بدل الکل ہے اور زیدٌ مبدل منہ، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر جاء کا فاعل، قرآن میں ہے فجعل منہ الزوجینِ الذکَروالانثی، الزوجین مبدل منہ الذکر والانثی مرکب عطفی ہوکر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر جعل کا مفعول بہ۔

بدل البعض: یعنی بدل سے جو مقصود ہوتا ہے وہ مبدل منہ کا بعض حصہ اور جزء ہوتا ہے جیسے ضربتُ زیدًا ظھرہٗ، میں نے زید یعنی اس کی پیٹھ پر مارا (پیٹھ زید کا ایک جزء ہے)

بدل الاشتمال: یعنی بدل اپنے مبدل منہ کا متعلق ہو (یعنی بدل ایسی چیز ہو جس کا اس کے مبدل منہ سے تعلق ہو) جیسے سُلِبَ زیدٌ قلنسوتُہٗ چھینا گیا زید یعنی اس کی ٹوپی (دیکھئے ٹوپی کا زید سے پہنے جانے کا تعلق ہے) قُتِلَ

اصحٰبُ الاخدودِ النارِ ذاتِ الوقودِ ، النار بدل اشتمال ہے الاخدود سے (لان الاخدود مشتملٌ علی النار)

بدل الغلط: یعنی قائل نے مبدل منہ کو غلطی سے بولدیا ہو پھر اس کی تلافی کے لئے بدل لایا جائے جیسے رأیتُ زیدًا حمارًا (میں نے زید کو دیکھا نہیں بلکہ گدھے کو دیکھا)

عطف بیان: وہ ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے، متبوع کو مبیَّن اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں، اور ترکیب میں مبین اپنے عطف بیان سے مل کر ماقبل سے کچھ بن جاتا ہے، جیسے قال نعمانُ ابو حنیفة اس جملہ میں نعمانُ مبیَّن اور ابو حنیفة عطف بیان ہے، مبیَّن اپنے بیان سے مل کر فاعل۔

فائدہ: عطف بیان کسی کے دو ناموں میں سے ایک ہوتا ہے، جیسے جعل اللّٰہ الکعبةَ البیتَ الحرامَ الخ۔

عطف بحرف: وہ ایسا تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو جیسے جاءنی زیدٌ وعمروٌ، حرف عطف سے پہلے کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور مابعد کو معطوف، اور حروف عاطفہ دس ہیں: واوَ، فا، ثُم، حتی، اِمّا، اَوْ، اَمْ، لا، بَلْ، لٰکِنْ۔

ہدایت ۱: معطوف و معطوف علیہ میں اعراب کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے البتہ تذکیر و تانیث اور افراد، تثنیہ، جمع اور تعریف و تنکیر اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے مطابقت ضروری نہیں ہے۔

ہدایت ۲: ضمیر مرفوع متصل (بارز یا مستتر) پر اگر عطف کریں گے تو پہلے اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ذریعہ لانا ضروری ہے جیسے ضربت انا وزیدٌ یا پھر ایسا ہو کہ ضمیر مرفوع متصل اور اس کے معطوف کے درمیان فصل واقع ہو جیسے

ضربتُ الیومَ وزیدٌ .

ہدایت ۳: اگر ضمیر مجرور متصل پر عطف کیا جائے تو معطوف کے اندر اعادۂ جار یا اعادۂ مضاف ضروری ہے، جیسے مررتُ بكَ وبزیدٍ ضربتُ غلامی وغلام زیدٍ (مزید تفصیل در ''مشکل ترکیبوں کا حل'')

قسم وجواب قسم کی ترکیبوں کی شناخت

حروف قسم تین ہیں: واؤ، با، تا، جیسے واللّٰه ، باللّٰه ، تاللّٰه .

مدخول حرف قسم مقسم بہ کہلائے گا، اور حروف قسم تینوں کے تینوں حروف جارہ میں سے ہیں (کل حروف جارہ یہ ہیں: باؤ تاؤ کاف ولام وواؤ منذ ومذ خلا ❁ رُبَّ، حاشا، من، عدا، فی، عن، علیٰ، حتّی، الیٰ)

لہٰذا جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل محذوف اُقْسِمُ کے، اُقْسِمُ فعل ضمیر انا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر قسم، اور مابعد والا جملہ جواب قسم کہلائے گا، جیسے واللّٰهِ لَاَضرِبَنَّ زیدًا میں لاضربنَّ زیدًا جواب قسم ہے، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، یا یوں کہیے کہ جملہ قسمیہ ہوا، اور جواب قسم کبھی بوجہ قرینہ محذوف بھی ہوجاتا ہے جیسے والنّٰزعٰتِ غرقًا والنّٰشِطٰتِ نشطًا الخ کا جواب قسم محذوف ہے ای لَتُبْعَثُنَّ اس طرح کی ترکیبیں کلام عرب میں بے شمار ہیں، نیز اگر قسم سے پہلے جواب قسم جیسا جملہ ہو تو وہاں جواب قسم محذوف ہوتا ہے جیسے زیدٌ عالمٌ واللّٰه ، اَیْ واللّٰهِ اِنَّ زیدًا عالمٌ یا قسم مذکورہ جملہ کے درمیان میں واقع ہو جیسے زیدٌ واللّٰهِ عالمٌ .

فائدہ: تا حرف جار لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے، اور واؤ اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے لفظ اللہ ہو یا اس کے علاوہ، اور با اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتی ہے۔

فائدہ: اگر جواب قسم ماضی مثبت ہو تو اس پر لام اور قدْ کا آنا ضروری

ہے، ہاں البتہ طول کلام کے وقت کسی ایک پر اکتفا درست ہے، جیسے والشمسِ وضحٰها میں قد افلح ہے، اور اگر جواب قسم جملہ اسمیہ مثبت ہو تو اس کے شروع میں اِنَّ یا لام ابتدا ، آتا ہے، اور اگر منفی ہو تو شروع میں ما یا لا یا اِنْ آئے گا اور اگر جواب قسم جملہ فعلیہ ہو تو شروع میں لام اور قد یا تنہا لام آتا ہے اور اگر منفی ہو تو ماضی کی شکل میں ما آئے گا اور اگر مضارع ہو تو ما یا لا یا لَنْ آئے گا۔

اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر کی ترکیبوں کی شناخت

اسم فاعل: فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے یعنی اگر اسم فاعل فعل لازم سے بنا ہے تو صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر فعل متعدی سے بنا ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے گا مگر اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں: ع۱ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور یہ شرط اس وقت ہے جب کہ اسم فاعل پر الف لام بمعنی الذی نہ ہو۔ ع۲ اسم فاعل سے پہلے چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو یعنی مبتدا، اسم موصول، موصوف، حرف استفہام، حرف نفی، ذوالحال میں سے کوئی ایک ہو، جیسے زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمرًا ۔ (وقِسِ البواقی علیه)

ترکیب: زیدٌ مبتدا ضاربٌ صیغہ اسم فاعل ابوہ مرکب اضافی ہوکر اس کا فاعل عمرًا مفعول بہ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسم مفعول: یہ فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، اور مفعول فیہ وغیرہ کو نصب دیتا ہے البتہ اس کا مفعول بہ نہیں ہوگا اور اس کے عمل کرنے کی بھی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں، جیسے زیدٌ

مضروبٌ غلامُه

صفت مشبہ: اس کا عمل فعل لازم کی طرح ہے یعنی صفت مشبہ اپنے فاعل کو رفع دیتی ہے اور اس کے عمل کی شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو، مبتدا، ذوالحال، موصوف، ہمزۂ استفہام، حرف نفی جیسے زیدٌ حسنٌ غلامُهُ.

ترکیب: زیدٌ مبتدا حسَنٌ صفت مشبہ غلامُهُ مرکب اضافی ہوکر فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

نوٹ: صفت مشبہ کا مفعول بہ نہیں آتا البتہ دیگر مفاعیل آسکتے ہیں، اگر صفت مشبہ کا معمول مجرور ہو تو وہ صفت مشبہ کا مضاف الیہ بنے گا۔

فائدہ: کبھی اسم مفعول کی جگہ اسم فاعل کو استعمال کرتے ہیں جیسے خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دافِقٍ ای مدفوقٍ اور کبھی اسم فاعل کی جگہ اسم مفعول کو استعمال کرتے ہیں، جیسے انه کان وعدُهُ ماتِيًا ای آتیًا.

اسم تفضیل: کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے: ۱ مِن کے ساتھ، جیسے زیدٌ افضل من عمرو ۲ الف لام کے ساتھ، جیسے زیدُ الافضلُ ۳ اضافت کے ساتھ، جیسے زیدٌ افضلُ القوم. البتہ مِنْ کی صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ واحد مذکر استعمال ہوگا، اور الف لام کی شکل میں اسم تفضیل اپنے ماقبل کے مطابق ہوگا اور اضافت کی صورت میں اسم تفضیل کو واحد مذکر لانا اور اپنے ماقبل کے مطابق لانا دونوں جائز ہے۔

ترکیب: زیدٌ مبتدا افضلُ اسم تفضیل ضمیر اس کا فاعل مِن عمرٍو اس کا متعلق، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔

نوٹ: جس کو فضیلت دی جائے اس کو مُفَضَّل اور جس پر فضیلت دی

جائے اس کو مُفَضَّل علیہ کہتے ہیں اور مفضل علیہ کو کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں جیسے اللہ اکبرُ (ای مِن کلِّ شیءٍ) اور کبھی مطلق زیادتی مراد ہوتی ہے کسی غیر پر زیادتی اور فضیلت کالحاظ نہیں ہوتا، جیسے زیدٌ افضلُ (زید بہت اچھا آدمی ہے)

مصدر: (بشرطیکہ ترکیب میں مفعول مطلق نہ ہو) اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے اگر مصدر لازم ہو تو فاعل کو رفع دے گا لیکن اکثر اس کا فاعل مضاف الیہ ہونے کی بنار پر مجرور ہوتا ہے، جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ اور اگر مصدر متعدی ہو تو وہ مفعول بہ کا بھی تقاضا کرتا ہے جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا اور مصدر کبھی بغیر اضافت کے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے اَعْجَبَنی ضربٌ زیدٌ عمرًا

ترکیب: اعجب فعل نون وقایہ کی ضمیر مفعول بہ ضربُ مصدر مضاف زیدٍ مضاف الیہ فاعل عمرًا مفعول بہ، مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بعض حروف غیر عاملہ

بعض حروف غیر عاملہ ہوتے ہیں جن کو ترکیب میں کچھ نہیں بنایا جاتا، صرف ان کا نام لے کر چھوڑ دیا جاتا ہے، مثلاً حروف تنبیہ تین ہیں الا، اَما، ھا

ترکیب: اَلَا اِنّھم ھم المفسدون اَلَا حرف تنبیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، باقی ترکیب حسب سابق ہے۔

فائدہ: اَلَا اور اَما جملہ اسمیہ وفعلیہ دونوں پر آتے ہیں جب کہ ھا جملہ اسمیہ اور مفرد پر آتا ہے جیسے ھا زیدٌ قائمٌ، ھذا.

یا مثلاً حروف ایجاب چھ ہیں نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ، ان کو ترکیب میں حرف ایجاب کہہ کر چھوڑ دیا جائے گا۔

یا مثلاً حروف تحضیض چار ہیں اَلاَّ ، ھَلاَّ ، لَوْلاَ ، لَوْمَا ان کو ترکیب میں اس طرح کہا جائے گا، مثلاً ھَلاَّ تضرب زیدًا (تو زید کو کیوں نہیں مارتا) ھَلاَّ حرف تخصیص تضرب فعل مضارع، باقی ترکیب حسب سابق، یہ چاروں حروف فعل پر داخل ہوتے ہیں، فعل مضارع ہو یا فعل ماضی۔

یا مثلاً حروف تفسیر دو ہیں اَی ، اَنْ ، اَیْ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے اور اَنْ اس فعل کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو جیسے ونادینٰہُ اَنْ یا ابراھیم (ہم نے پکارا یعنی کہا اے ابراہیم) نادینا بمعنی قُلْنا ہے۔ ترکیب میں اَنْ اور اَیْ کو حرف تفسیر کہہ کر چھوڑ دیا جائے گا، حرف تفسیر سے پہلے کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں اور مفسَّر اور مفسِّر دونوں کا اعراب یکساں ہوتا ہے۔

یا مثلاً حروف استفہام دو ہیں: ہمزہ، ہل۔ ان کو ترکیب میں حرف استفہام کہہ کر چھوڑ دیا جائیگا اور اس سے جملہ انشائیہ بنے گا، (استفہام انکاری کے موقع پر صرف ہمزہ آتا ہے، اسی طرح اَمْ متصلہ کے ساتھ بھی، اور حروف عاطفہ پر صرف ہمزہ ہی آتا ہے) ہمزہ اور ہل جملہ فعلیہ و اسمیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

کچھ حروف ایسے ہیں جو کلام میں زائد ہوتے ہیں یعنی اِنْ ، اَنْ ، ما ، لاَ ، مِنْ ، كَ ، ب ، ل.

اسم متمکن کی سولہ اقسام

۱۔ پہلی قسم مفرد منصرف صحیح: یعنی وہ اسم مفرد ہو، تثنیہ و جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور صحیح کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے زیدٌ.

۲۔ دوسری قسم مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح: جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں واؤ یا ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ ، ظَبْیٌ.

۳ تیسری قسم جمع مکسر منصرف: یعنی ایسی جمع جس میں واحد کا وزن ٹوٹ گیا ہو اور وہ منصرف ہو جیسے رجالٌ، اقلامٌ ان تینوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا۔

۴ چوتھی قسم جمع مؤنث سالم: یعنی وہ جمع جس کے واحد کے آخر میں الف اور لمبی تار ہو جیسے صالحاتٌ ، مسلماتٌ اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا۔

۵ غیر منصرف یعنی وہ اسم جس کے اندر اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں یا ایک سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان۔ (ایسے اسباب جو تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتے ہیں یہ ہیں: جمع منتہی الجموع، الف مقصورہ، الف ممدودہ) اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ کے ساتھ ہوگا۔

۶ چھٹی قسم اسمار ستہ (ابٌ، اخٌ، حمٌ، ھنٌ، فمٌ، ذو، بشرطیکہ ذو اسم جنس کی طرف مضاف ہو جیسے ذو مالٍ) اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ اور حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں یار کے ساتھ ہوگا جیسے جاء ابوكَ رأيتُ اباكَ ، مررتُ بابيكَ (ابوک ترکیب میں فاعل ہے اور یہاں رفع واؤ کی شکل میں ہے) مگر یہ اعراب چار شرطوں پر موقوف ہے: ۱ یہ اسمار مکبر ہوں، مصغر نہ ہوں۔ ۲ واحد ہوں تثنیہ و جمع نہ ہوں۔ ۳ اضافت کے ساتھ مستعمل ہوں۔ ۴ اضافت یار متکلم کے علاوہ کی طرف ہو۔

۷ ساتویں قسم تثنیہ۔

۸ آٹھویں قسم کلا وکلتا جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں اور اگر اسم ظاہر کی

طرف اضافت ہو تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا اسم مقصور کی طرح۔

ع۹ نویں قسم اثنان واثنتان، ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور حالت نصبی وجری میں یار ماقبل مفتوح ہوگا، جیسے جاءنی رجلانِ کلاھما اثنانِ ، رئیتُ رجلَینِ ، اثنین ، کلیھما ، مررتُ برجلَین ، اثنین ، کلیھما. (تثنیہ اور اثنانِ واثنتان کے آخر میں تینوں حالتوں میں نون مکسور ہوتا ہے)

ع۱۰ دسویں قسم جمع مذکر سالم یعنی وہ جمع جس کے واحد کے آخر میں واوٗ ماقبل مضموم یا یار ماقبل مکسور ہو اور نون مفتوح اس کے آخر میں ہو جیسے مسلمونَ.

ع۱۱ گیارہویں قسم اُولو (بمعنی والے یہ ذو کی جمع ہے من غیر لفظہٖ)

ع۱۲ بارہویں قسم عشرون، ثلٰثون تا تسعون، ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں واوٗ ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں یار ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جیسے جاءنی مسلمون، اولُو مالٍ، عشرونَ رجُلاً، رئیت مسلمین، اُولی مالٍ، عشرینَ رجلاً، مررتُ بمسلمین، اُولی مالٍ، عشرین رجلاً.

ع۱۳ تیرہویں قسم اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسٰی، حُبلٰی.

ع۱۴ چودہویں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیار متکلم جیسے غلامی، کتابی، ان دونوں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالت جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوگا، جیسے جاءنی موسٰی، غلامی. رئیتُ موسٰی غلامي، مررتُ بموسٰی، بغلامی.

ع۱۵ پندرہویں قسم اسم منقوص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یار اصلی ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی، اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ لفظی اور حالت جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوگا، جیسے جاءنی القاضی

رئیتُ القاضی ، مررتُ بالقاضی.

ع۱۶ سولہویں قسم جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم جیسے مُسلِمِیَّ اس کا اعراب حالت رفعی میں واؤ تقدیری اور حالت نصبی وجری میں یاء لفظی کے ساتھ ہوگا جیسے جاءنی مسلمیّ، رئیتُ مسلمیّ ، مررتُ بمسلمیّ.

نوٹ: مسلمِیَّ میں حالت رفعی کے اندر واؤ مقدر ہے کیونکہ اس کی اصل مسلمون ی تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، پھر واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، مسلمِیّ ہوگیا۔

عدد معدود کی ترکیبوں کی شناخت

عدد و معدود سے متعلق اتنی بات یاد رہنی چاہئے کہ اصول عدد بارہ ہیں یعنی واحدٌ سے لیکر عشرۃٌ تک اور مأۃٌ اور الفٌ، پہلے جزء کو ترکیب میں ممیّز (عدد) اور دوسرے جزء کو تمیز اور ممیّز (معدود) کہتے ہیں۔

ھدایت ع۱: واحد و تثنیہ کے لئے عدد لانے کی ضرورت نہیں ہے مثلاً جاءنی رجلٌ جاءنی رجلانِ کہنا کافی ہے، اگر جاءنی رجلٌ واحدٌ کہا یا جاءنی رجلانِ اثنانِ کہا تو لفظ واحدٌ اور اثنانِ محض تاکید پر محمول ہوں گے، اب تمیز کے بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ تین سے لیکر دس تک کی تمیز جمع مجرور ہوگی اور ممیّز (عدد) تمیز (معدود) کے خلاف ہوگا یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد مؤنث لایا جائے گا اور اگر معدود مؤنث ہے تو عدد مؤنث لایا جائے گا جیسے سَبعَ لیالٍ وثمانیۃَ ایّامٍ.

گیارہ، بارہ کی تمیز مفرد منصوب ہوگی اور دونوں جزء تمیز کے مطابق ہوں گے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رجلاً ، احدیٰ عشرۃَ امرأۃً.

تیرہ سے انیس تک کی تمیز بھی مفرد منصوب ہوگی لیکن پہلا جزء تمیز کے

خلاف ہوگا اور دوسرا جز، تمیز کے مطابق ہوگا، جیسے خَمْسَةَ عَشَرَ رجلاً ، خَمْسَ عَشَرَةَ اِمْرَأَةً.

عشرون، ثلٰثون، اربعون وغیرہ تا تسعون کی تمیز مفرد منصوب ہوگی خواہ مذکر ہو یا مؤنث، اور عدد میں کوئی تغیر نہ ہوگا جیسے عندی عشرونَ درهمًا ، قلنسوةً.

ہر دہائی کے بعد دو عدد جیسے ۲۱، ۲۲، ۳۱، ۳۲، ۴۱، ۴۲ علیٰ ھٰذا القیاس ۹۱، ۹۲ تک کی تمیز مفرد منصوب ہوگی مگر پہلا جز، تمیز کے مطابق ہوگا اور دوسرا جز، اپنی حالت پر برقرار رہے گا جیسے عندی احد وعشرون کتابًا وعندی احدیٰ وخمسون کراسةً .

تیئیس سے لیکر انتیس تک اسی طرح تینتیس سے لیکر انتالیس تک علیٰ ھٰذا القیاس ترانوے سے لیکر ننانوے تک کی تمیز مفرد منصوب ہوگی مگر پہلا جز، تمیز کے خلاف ہوگا اور دوسرا جز، اپنی حالت پر برقرار رہے گا، جیسے عندی ثلٰثة وثلٰثون قلمًا .

ترکیب: عندی مرکب اضافی ہوکر موجودٌ وغیرہ کا ظرف ہوکر خبر مقدم، ثلٰثة وثلٰثون مرکب عطفی ہوکر ممیّز قلمًا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مأةٌ اور الفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کی تمیز مفرد مجرور ہوگی جیسے عندی مأةُ کتابٍ وعندی الفُ قلمٍ وعندی مأتا کتابٍ وعندی .مآتُ ثوبٍ وعندی الفا عبدٍ واُلاٰفُ فرسٍ .

فائدہ: اگر اسمار اعداد صفت واقع ہوں تو تذکیر وتانیث میں موصوف کے مخالف ہوں گے جس طرح عدد اپنے معدود کے خلاف ہوتا ہے یعنی تین سے لیکر دس تک کی تمیز میں، جیسے شرح تہذیب میں ہے المحصوراتُ الاربعُ .

بشری لکم ...... استعداد ساز کتب

تدریس قرآن مع حل لغات و ترکیب: پارہ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ کی بے نظیر مختصر علمی و درسی تفسیر ہے، جو مکمل لغات، نحوی ترکیب اور بیش بہا علمی و تحقیقی نکات پر مشتمل ہے، جس کو الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع کیا گیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ قلیل مدت میں وہ بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو کر علماء و طلباء کے حلقوں میں محبوبیت و مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔

نجوم الحواشی شرح اصول الشاشی: بقول حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، اس شرح کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اس میں "اختیاری مطالعہ" کے عنوان سے طلبہ کے لئے نہایت مفید باتیں بیان کی گئی ہیں اس لئے امید واثق ہے کہ یہ شرح طلبہ کے لئے نہایت کارآمد ثابت ہوگی۔ (عام فہم اور نہایت آسان ہے)

مشکل ترکیبوں کا حل مع قواعد و نکات: علم نحو کی متعلق تراکیب، پریشان کن سوالات کے جوابات اور عجیب و غریب علمی نکات پر مشتمل مشہور و معروف کتاب ہے۔

درس نحو میر: اس کتاب میں صحیح تعریفات پیش کر کے غلط سلط باتوں اور ناقص تعریفات کو "مغالطہ" کے عنوان سے نشاندہی کی گئی ہے۔ (بہت سے مدارس میں یہ نحو میر کی جگہ داخل نصاب ہے)

قواعد الصرف و خاصیات الابواب: اس میں علم صرف کے ضروری قواعد اور خاصیات ابواب کے علاوہ سیکڑوں حیران کن صیغوں کو جمع کیا گیا ہے، مثلاً دلیّ، بلّی، بالو شاہی کیا صیغے ہیں، کشمیر جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ۔

مصطلحات النحو: نحو میر و ہدایۃ النحو میں استعمال ہونے والے اصطلاحی الفاظ کی اردو و عربی تعریفات (تالیف بحکم حضرت الاستاذ حضرت مولانا سید سید ارشد مدنی صاحب، محدث کبیر دار العلوم دیوبند)

آپ ترکیب نحوی کیسے کریں؟: نحوی ترکیب سیکھنے کے لئے نہایت آسان و رہنما کتاب۔

تالیفات: مولانا حسین احمد استاذ دار العلوم دیوبند کمرہ ۲۰ شیخ الاسلام منزل